Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کیلئے

روزنامہ
الفضل ربوہ

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

213029

CPL 61

جمعہ 20- اگست 1999ء - 7 جمادی الاول 1420 ہجری - 20- ظہور 1378 ھش جلد 49-84 نمبر 187

تازہ نعمت

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے کہ بارش آگئی۔ حضورؐ کھلی جگہ پر آئے اور اپنے جسم سے کپڑا اٹھا دیا تو بارش آپ پر گرنے لگی ہم نے کہا یا رسول اللہ آپ نے ایسا کیوں کیا۔ فرمایا اس لئے کہ یہ میرے رب کی طرف سے تازہ نعمت ہے۔

(سنن ابی داؤد کتاب الادب باب فی المطر)

جلسہ سالانہ برطانیہ 1999ء کے دوسرے دن حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کا خطاب 31 جولائی 1999ء

نائیجیریا میں احمدیوں کی دعا سے بارش ہو گئی لوگ احمدی ہونے لگے

اس سال دنیا بھر میں 3361 مقامات پر نئی جماعتیں قائم ہوئیں 1504 بیوت الذکر کا اضافہ ہوا: 67 ممالک میں قریباً 1200 مربی ہیں

تحریک وقف نو میں شامل ہونے والے بچوں کی تعداد 19 ہزار سے تجاوز کر گئی - ان میں 13 ہزار لڑکے ہیں

افریقہ کے فرنچ بولنے والے علاقوں میں گذشتہ 5 سال میں ایک کروڑ 11 لاکھ سے زائد افراد احمدی ہو چکے ہیں

(خطاب کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے) قسط پنجم آخر

چند واقعات

گنی بساؤ میں ایک شخص سخت مخالف تھا۔ اس سے ایک ایسی غلطی ہوئی کہ پولیس نے اسے پکڑ لیا اس کی سخت بے عزتی کی۔ سر مونڈ دیا اور جیل میں بند کر دیا۔

مکرم ظفر احمد سرور امریکہ سے اطلاع دیتے ہیں کہ ایک صاحب ان کے پاس آئے اور کہا کہ ایک سال سے میں ایم ٹی اے کے پروگرام دیکھ رہا ہوں۔ میں اس سے قبل محض نام کا رہ گیا تھا۔ اب خدا کے فضل سے مجھے مضبوطی حاصل ہو رہی ہے۔ اس نے حضرت مسیح موعود کی کتب حاصل کرنے کی خواہش کی جو پوری کر دی گئی۔

مکرم بشیر احمد خادم صاحب جرمنی نے اطلاع دی ہے کہ وہ بس سے فرینکفرٹ آ رہے تھے۔ راستے میں ایک عرب فیملی سوار ہوئی۔ بس میں جگہ نہ تھی میں نے اٹھ کر اپنی سیٹ پیش کر دی۔ ان سے بات شروع ہوئی تو پتہ چلا کہ سعودی عرب سے تعلق رکھتے ہیں میں نے ان کو دعوت دی کہ ہماری بیت الذکر میں آئیں۔ اس نے سوال کیا کس فرقے کی بیت الذکر؟ میں نے بتایا کہ احمدی جماعت کی۔ اس نے بے ساختہ کہا یہ وہی جماعت ہے جس کا پروگرام لقاء مع العرب ہے۔ حضور نے فرمایا ایسے واقعات سے پتہ چلتا ہے کہ سعودی عرب اور دیگر عرب ملکوں میں عرب دوستوں کے لئے ایم ٹی اے کا پروگرام لقاء مع العرب دیکھا جاتا ہے۔

فرانس

اس سال دعوت الی اللہ کی 70 مجالس کا انعقاد ہوا۔ ان میں سے بعض تو ایسی تھیں جو ساری ساری رات جاری رہیں اور فجر کے بعد دوسری ٹیم نے جگہ سنبھال لی۔ لگاتار 36 گھنٹے ایسی نشستیں جاری رہیں۔ اس سال خدا کے فضل سے 89 نئی بیعتیں حاصل ہوئیں۔ گذشتہ دس سال میں اتنی تعداد حاصل نہیں ہوئی۔ کہتے تھے کہ یہ زمین ہی بنجر ہے۔ ایک شہر میں ایک عرب خاندان احمدی ہوا۔ اس کی حضرت مسیح موعود کے ساتھ عقیدت اور محبت کا یہ عالم ہے کہ اس نے گھر کے ہر دروازے پر حضرت مسیح موعود اور خلفاء کی تصاویر آویزاں کی ہوئی ہیں۔

امیر صاحب فرانس نے اطلاع دی ہے کہ عید کے موقع پر احباب کو نصیحت کی گئی کہ بیت الذکر کی تعمیر کے لئے دل کھول کر عطیات دیں۔ تا کہ جلد سے جلد بیت الذکر کی تعمیر مکمل ہو سکے۔ ایک آدمی آیا اور اس نے کہا کہ مجھے 90 فرانک عیدی ملی ہے یہ تعمیر بیت الذکر کے لئے حاضر ہے۔

نائیجیریا میں بارش کی دعا

حضرت صاحب ایدہ اللہ نے فرمایا کہ نائیجیریا میں ایک علاقہ بالکل خشک تھا مسلمان اور عیسائی دونوں بارش کے لئے دعا کر چکے تھے مگر کوئی کامیابی نہ ہوئی تھی۔ جماعت احمدیہ کا دعوت الی اللہ کا وفد جب اس علاقے میں پہنچا تو لوگوں نے کہا کہ ہم آپ کی بات تب سنیں گے جب آپ بارش کی دعا کریں۔ چنانچہ احمدی وفد نے ہاتھ اٹھا کر بارش کی دعا کی۔ یہ دو بجے دن کا وقت تھا۔ اللہ نے رحم فرمایا عصر کے وقت بارش شروع ہوئی اور ساری رات جاری رہی۔ اس علاقے کے لوگ کسی دلیل کے بغیر احمدی ہو رہے ہیں۔

پاکستان کے متفرق واقعات

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا

مسلسل ص 2 پر

ولادت باسعادت

○ اللہ تعالیٰ نے محترم سید محمود احمد شاہ صاحب نائب ناظر اصلاح و ارشاد کو تیسری بیٹی عطا کی ہے۔ جس کا نام حضور انور نے خلت محمود عطا فرمایا ہے۔ نومولودہ محترم سید داؤد مظفر شاہ صاحب اور محترم صاحبزادہ امتہ الحکیم صاحبہ بنت حضرت مصلح موعود کی پوتی اور سید محمد صادق شاہ صاحب کی نواسی ہے۔

نومولودہ کے باعمر اور صالح ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

احباب جماعت کی خدمت میں ضروری گذارش

○ شعبہ امداد طلباء سے اس وقت ان ضرورت مند طلباء و طالبات جو پرائمری سیکنڈری اور کالج Level پر تعلیم حاصل کر رہے ہیں کی فیسوں کتب وغیرہ کے سلسلہ میں ہر ممکنہ امداد بطور وظائف کی جاتی ہے۔

گذشتہ دو تین سالوں میں فیسوں اور کتب و نوٹ بکس کی قیمتوں میں غیر معمولی اضافہ ہونے کی وجہ سے اس شعبہ پر غیر معمولی بوجھ ہے۔

چونکہ یہ شعبہ مشروط بامد ہے اس لئے احباب جماعت سے درخواست ہے کہ اس نیکی کے کام میں زیادہ سے زیادہ حصہ لینے کی کوشش کریں۔ نیز امراء صاحبان سے بھی درخواست ہے کہ وہ گاہے بہ گاہے احباب جماعت کی توجہ اس طرف مبذول کروائیں۔

یہ رقم بد امداد طلباء خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں جمع کروا سکتے ہیں۔ اور براہ راست نگران امداد طلباء معرفت نظارت تعلیم کو بھی یہ رقم بھجوائی جا سکتی ہیں۔

(نگران امداد طلباء)

مقابلہ مقالہ نویسی خدام

○ خدام کے لئے سالانہ مقالہ نویسی 99ء کا عنوان "صحابہ رسولؐ کی عظیم الشان قربانیاں" ہے۔ جس کے مرکز میں پہنچنے کی آخری تاریخ 31۔ اگست 99ء ہے۔ خدام کثرت سے اس میں حصہ لیں۔ قائدین اور ناظمین تعلیم سے مسلسل یاددہانی کی درخواست ہے۔

(مہتمم تعلیم)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
ایڈیٹر- عبدالسمیع خان

پبلشر: آغا سیف اللہ- پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

بقیہ صفحہ 1

پاکستان میں بھی تائید الٰہی کے واقعات بڑی کثرت سے رونما ہو رہے ہیں مگر نمونے کے طور پر محض چند واقعات کا ذکر کیا جا رہا ہے۔

نارووال میں ایک بچی نے خواب دیکھا کہ ایک شخص سفید پگڑی میں ملبوس اس کے پاس آتا ہے اور کہتا ہے آپ احمدی ہو جائیں اور لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین پڑھا کریں۔ اس خواب کے آٹھ دن کے بعد ایک داعی الی اللہ ان کے گھر آئے۔ ان سے اس خواب کا ذکر کیا گیا تو انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کی تصویر پہچان لی کہ خواب میں یہی بزرگ تھے۔ اس پر ان کے خاندان کے تمام افراد نے بیعت کر لی۔

لندن والے باباجی

حضور نے ایک واقعہ بیان فرمایا کہ ایک خاتون نے لکھا کہ وہ سخت بیمار ہو گئیں۔ وہ حاملہ تھیں بیماری کی شدت سے پیٹ میں موجود بچہ بھی فوت ہو گیا۔ مردہ بچہ جسم سے باہر نہیں آ رہا تھا۔ ایسی حالت میں ماں کی جان کو بھی شدید خطرہ ہوتا ہے۔ حالت نازک ہو گئی۔ شام کے وقت ہوش آئی تو لندن والے باباجی کو یاد کیا۔ اور اللہ تعالیٰ کے حضور عرض کی خدایا لندن والے باباجی کے نام کا واسطہ ہے بچا لے۔ اللہ نے یہ دعا سن لی اور بغیر کسی دوا کے یا علاج کے مردہ بچہ نکل آیا۔ اور اب خدا کے فضل سے بیماری کا کوئی اثر باقی نہیں رہا۔ الحمدللہ۔

حضور ایدہ اللہ نے ایک نو احمدی کا واقعہ بیان فرمایا جس کو والدین رشتہ داروں اور محلّہ داروں نے سخت تکالیف دیں مگر کوئی اس کا کچھ نہ بگاڑ سکا۔ محلے والوں نے اس کے والدین کو کہا کہ اس سے تو بہتر ہوتا کہ اس کے گھر کو تم لوگ آگ لگا دیتے۔ ابھی محلّہ دار اس نو احمدی کی والدہ سے یہ باتیں کر ہی رہے تھے کہ اسی نو احمدی کے سب سے بڑے بھائی کے گھر سے آگ کے شعلے بلند ہوئے اور سارا گھر جل کر راکھ ہو گیا۔ یہی شخص تھا جو نو احمدی کے گھر کو جلانے کے منصوبے بنایا کرتا تھا۔

حضرت صاحب نے فرمایا حضرت مسیح موعود کا الہام ہے کہ

"آگ ہماری غلام بلکہ غلاموں کی غلام ہے"

یہ الہام خدا کے فضل و کرم سے ایک بار پھر پوری شان سے پورا ہوا۔ الحمدللہ۔

نئی بیوت الذکر نئے

دعوت الی اللہ کے مراکز

مجموعی جائزہ

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا سال بھر کی رپورٹوں کا خلاصہ یہ ہے کہ اس سال خدا کے فضل و کرم سے 3361 نئے مقامات پر احمدیت قائم ہوئی اور ان میں سے 1426 مقامات پر باقاعدہ نظام جماعت قائم ہو چکا ہے۔

اس سال بیوت الذکر کی تعداد میں 1504 کا اضافہ ہوا ان میں 203 نئی تعمیر ہوئیں جبکہ 1321 بنی بنائی مل گئیں ہجرت کے پندرہ سالوں میں 7636 بیوت الذکر کا اضافہ ہوا۔

دعوت الی اللہ کے باضابطہ مراکز میں 56 کا اضافہ ہوا اب ان کی تعداد 708 ہے اور یہ 84 ممالک میں قائم ہیں۔

مرکزی مربیان

اس وقت 67 ممالک میں 1197 مرکزی مربیان ہیں۔ 1984ء میں ہجرت کے وقت ان کی کل تعداد صرف 366 تھی۔

تحریک وقف نو

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس وقت تحریک وقف نو میں شامل ہونے والوں کی کل تعداد 19 ہزار 143 ہو چکی ہے۔

اس میں سے 13 ہزار 287 لڑکے

اور 5 ہزار 856 لڑکیاں ہیں۔

حضور نے فرمایا لڑکوں کی نسبت میں اتنا بڑا فرق یہ کونسا اتفاق ہے؟ ہم نے پیدا ہونے سے پہلے وقف کی ہدایت کی ہوئی ہے۔ کسی کو کیا پتہ کہ کیا ہو گا؟

لڑکے اور لڑکیوں میں 2.40 اور ایک کا تناسب ہے۔

بیعتوں کی تعداد

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اعلان فرمایا کہ اس سال خدا کے فضل و کرم سے ایک کروڑ 8 لاکھ 20 ہزار 226 نئی بیعتیں حاصل ہوئی ہیں۔ ان کا تعلق 104 ممالک اور 231 قوموں سے ہے۔

فرنچ بولنے والے ممالک میں احمدیت کی ترقی

پیارے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا چند سال پہلے میں نے رؤیا میں دیکھا تھا کہ میں ایک کشتی کو ہاتھوں سے کھے رہا ہوں اور وہ کشتی بڑی تیز رفتاری سے سمندر میں ایک بڑی کشتی سے جا ملتی ہے اس میں بات کرنے والا فرانسیسی زبان بول رہا ہے۔ حضور نے فرمایا خدا تعالیٰ کے فضلوں کے شکرانے کے طور پر بتا رہا ہوں کہ 1994ء سے لے کر اب تک فرنچ بولنے والے ممالک میں 1 کروڑ 11 لاکھ، 9 ہزار تین سو افراد احمدی ہو چکے ہیں۔ اور اس سال تو فرانسیسی بیعتوں کا حصہ زیادہ ہے اور انگریزی بولنے والے ممالک کا نسبتاً کم ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا حضرت مسیح موعود نے فرمایا تھا کہ میرا مولا میرے ساتھ ہے۔ ایک وقت تھا کہ میں ان راہوں پر اکیلا پھرا کرتا تھا۔ اور کوئی میرے ساتھ نہ ہوتا تھا۔ خدا نے مجھے بشارت دی کہ تو اکیلا نہ رہے گا۔ حضرت مسیح موعود نے فرمایا ان باتوں کو لکھ لو اور شائع کر دو۔ اللہ نے مجھے بتایا ہے کہ ایک زمانہ آئے گا کہ تیری مخالفت ہو گی۔ میں تجھے بچاؤں گا اور تجھے برکت پہ برکت دوں گا حتیٰ کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے فرمایا آج خدا کے فضل و کرم سے ایک ہی سال میں ایک کروڑ آوازیں بلند ہو رہی ہیں کہ مسیح موعود تو سچا ہے۔ اب فتوحات کا آغاز ہو چکا ہے۔ اس صدی کے آخر تک خدا کی تقدیر کیا دکھائے گی یہ اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔

حضور نے تقریر کے اختتام پر فرمایا خدا حافظ السلام علیکم۔ پھر فرمایا دوسرے دن کے خطاب کے آخر پر دعا نہیں ہوتی مگر آپ میرے لئے ضرور دعا کریں۔

☆☆☆☆☆☆

احمدیہ ٹیلی ویژن کے پروگرام

(پاکستانی وقت کے مطابق)

سوموار 23- اگست 1999ء

12-50 a.m.	البانین پروگرام۔
1-30 a.m.	درس القرآن۔ از حضرت صاحب 99-1-16
2-55 a.m.	ملاقات۔ حضرت صاحب کے ساتھ 96-2-25
4-05 a.m.	تلاوت- درس ملفوظات۔ ہفتہ کا جائزہ۔ خبریں۔
4-50 a.m.	چلڈرنز کارنر۔ حضرت صاحب ساتھ۔
5-40 a.m.	لقاء مع العرب۔
6-40 a.m.	احمدیہ ٹیلی ویژن پروڈکشن امریکہ۔ نئے احمدیوں کے ساتھ انٹرویو۔
7-00 a.m.	اردو کلاس۔
8-05 a.m.	چینی زبان سیکھئے۔
8-40 a.m.	حضرت صاحب کے ساتھ ملاقات- 96-1-21
10-05 a.m.	تلاوت- ہفتہ کا ریویو۔
10-50 a.m.	چلڈرنز کارنر۔ حضرت صاحب کے ساتھ ملاقات۔
11-20 a.m.	درس القرآن۔ حضرت صاحب کے ساتھ- 99-1-16
12-50 p.m.	لقاء مع العرب۔
1-50 p.m.	اردو کلاس۔
2-55 p.m.	انڈونیشین سروس۔ خطبہ جمعہ از حضور۔
4-05 p.m.	تلاوت- ہفتہ کا ریویو- خبریں۔
5-00 p.m.	نارویجین زبان سیکھئے۔
5-30 p.m.	احمدیہ ٹیلی ویژن سپورٹس۔ کبڈی۔
6-00 p.m.	بنگالی سروس۔
7-00 p.m.	ہومیوپیتھی کلاس۔
8-15 p.m.	چلڈرنز کارنر۔
9-50 p.m.	جرمن سروس۔
10-05 p.m.	تلاوت- درس ملفوظات۔
10-30 p.m.	اردو کلاس۔
11-55 p.m.	لقاء مع العرب۔

☆☆☆☆☆☆

خلافت رابعہ کی برکات کا ایک عظیم ثمر- بیوت الحمد منصوبہ

سیدنا حضرت امام جماعت الرابع کی جاری فرمودہ بابرکت تحریکات میں سے ایک عظیم تحریک بیوت الحمد منصوبہ کا اجراء ہے۔ اس منصوبہ کے شیریں ثمرات سے جہاں بیوت الحمد کالونی ربوہ میں 85 خاندان ہر قسم کی سہولت سے آراستہ رہائشی مکانوں کی صورت میں فیضیاب ہو رہے ہیں۔ وہاں سینکڑوں مستحقین اپنے اپنے گھروں میں حسب ضرورت امداد برائے جزوی تعمیر کی شکل میں مستفید ہو رہے ہیں۔ کالونی میں پہلے مرحلہ کی تکمیل میں ابھی دس مکان تعمیر ہونا باقی ہیں اسی طرح ضرور تمندوں کا حلقہ وسیع ہونے کے باعث ابھی کثیر تعداد میں مستحق خاندان امداد برائے جزوی تعمیر کے منتظر ہیں۔

احباب کرام کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اس عظیم تحریک جس میں بیوگان اور بے سہارا لوگوں کو رہائشی سہولت مہیا کرنے کے لئے حتی الامکان امداد دی جاتی ہے اس میں زیادہ سے زیادہ مالی قربانی پیش فرما کر ثواب دارین حاصل کریں۔ تحریک کے عظیم مقاصد کی تکمیل میں ایک مکان کے پورے اخراجات (جس کا تخمینہ 5 لاکھ روپے ہے) ایک لاکھ یا اس سے زائد کا وعدہ یا حسب استطاعت کوئی بھی مالی قربانی پیش کی جا سکتی ہے جو مقامی جماعت کے نظام میں یا مد بیوت الحمد خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں ارسال فرمائیں۔

امید ہے کہ حضور انور کی اس بابرکت تحریک میں زیادہ سے زیادہ احباب کرام اپنی استطاعت کے مطابق شمولیت فرما کر عند اللہ ماجور ہوں گے۔

جزاکم اللہ احسن الجزاء

والسلام

سیکرٹری بیوت الحمد سوسائٹی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

﴿یادوں کی اک زنجیر ہے جو ٹوٹتی نہیں﴾

قادر نے وقف کر کے مجھے وہ خوشی دی کہ سات بادشاہتیں بھی ہیچ ہیں

حضور نے فرمایا قادر تمہارا ہی نہیں میرا بھی ہیرا بیٹا تھا

صاحبزادہ مرزا غلام قادر احمد صاحب کی والدہ محترمہ صاحبزادی قدسیہ بیگم صاحبہ کی دلگداز یادیں

محترمہ صاحبزادی قدسیہ بیگم صاحبہ نے اپنے جواں سال بیٹے کی قربانی پر پہلے بھی دو مضامین بھجوائے جو الفضل میں شائع ہو چکے ہیں ہماری درخواست پر انہوں نے اپنی یادوں کو مجتمع کر کے یہ مضمون بھجوایا ہے- یہ پاک جذبات حضرت مسیح موعود کی قوت قدسیہ کے نشان سے کم نہیں ہیں- (ادارہ)

قادر میرا بچہ کبھی ایک بچے کی صورت میں میرے سامنے آ جاتا ہے- کبھی اپنے تعلیمی دور میں ابھرتی اور بڑھتی ہوئی جوانی میں کبھی فارغ التحصیل اپنے کام میں جتا ہوا- اور اس کا ہر روپ خدا کے فضل سے ظاہر و باطن میں ایک حسین روپ ہوتا ہے- اس کی فطرت کے اتنے پرت ہیں کہ ایک کھولو نیچے سے دوسرا اس سے بہتر نکل آتا ہے- تعلیمی دور بہترین رہا- صوبہ سرحد سے انٹرس کے امتحان میں صوبہ بھر میں اول آنے پر گورنر کی طرف سے گولڈ میڈل ملا- قادر کو اور ہمیں اس تقریب میں بلایا گیا- پھر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے ہاتھوں سے جماعت کی طرف سے گولڈ میڈل لیا-

کسی وقت اس کی یاد محو نہیں ہوتی- میں رات کو کروٹ کروٹ اس کو یاد کرتی ہوں اور کہتی ہوں قادر تم رات کو تو میرے پاس نہیں ہوتے تھے اب ایسے گئے ہو کہ رات کو بھی میرے پاس ہوتے ہو اور اس وقت مجھے اس کی بیوی کا خیال آتا ہے جس کے پاس اس کے دن رات گزرتے تھے- اور میں تڑپ تڑپ کر اس کے لئے دعا کرتی ہوں اے خدا اس کی بیقراریوں کو قرار دینا- اے خدا ہمیں ایک دوسرے کے لئے تسکین کا باعث بنا کہ ہمارا غم سانجھا ہے- ہم ایک دوسرے کے غم کو سمجھنے والے بنیں- میرا غم کوئی نہیں سمجھ سکتا کہ کتنا گہرا گھاؤ ہے مگر مجھے لگتا ہے کہ اس کا غم مجھ سے بھی زیادہ ہے- حالانکہ میرے اپنے غم کا کوئی کنارہ نہیں-

14- اپریل ایک قیامت بن کر آئی تھی- صبح آٹھ بجے قادر آیا- امی گاڑی لے کر جا رہا ہوں- میں نے کہا جاؤ بیٹے مگر دس بجے ابا نے بینک جانا ہے (قادر دوسرے دن لاہور جا رہا تھا کچھ خریدنے اسی کے لئے رقم نکلوانی تھی) کہتا دس بجے نہیں ساڑھے دس بجے تک آ جاؤں گا- مگر تقدیر ہنس رہی تھی- کاش مجھے وہم ہی آ جاتا- میں پیار کر کے رخصت کرتی- نو بجے چنیوٹ ہسپتال سے فون آ گیا کہ آپ کا بیٹا شدید زخمی حالت میں ہے حالت نازک ہے اس نے ابا کا نام اور فون نمبر دیا ہے کہ ڈاکٹر مبشر کو لے کر فوراً پہنچیں- کار تو قادر کے پاس تھی- بے بسی کی حالت تھی- شکر ہے بڑی بیٹی جہلم سے اتفاقاً آئی ہوئی تھی پتہ نہیں کس طرح کار منگوائی ایک کار نصرت کو لینے گئی میں اور میرے میاں داماد (مرزا نصیر احمد) کے ساتھ چنیوٹ روانہ ہوئے- لگتا تھا چنیوٹ ہزاروں میل دور ہے- میں مچھلی کی طرح تڑپ رہی تھی- ایک دعا ختم نہیں ہوتی تھی کہ دوسری شروع کر دیتی- کبھی مسنون دعائیں کبھی حضرت مسیح موعود کی دعائیں کبھی بڑی امی (نواب مبارکہ بیگم) کی زبان میں-

تقدیر یہی ہے تو یہ تقدیر بدل دے
تو مالک تحریر ہے "تحریر" بدل دے

خدا کو واسطے دیئے خدا تو سچے وعدوں والا ہے- اپنے ایک نیک بندے کو تو نے بشارت دی تھی کہ اس کی عمر لمبی ہوگی- تو اس نیک بندے کی لاج رکھ لے میں تو گناہ گار ہوں- صوفی غلام محمد صاحب نے اس کے شادی کے استخاروں میں ایک استخارہ لکھا تھا- کہ میں نے آخری سپارہ کی کچھ آیات پڑھی ہیں خواب میں تعبیراً اس کا مطلب ہے عمر طویل ہوگی ہر دلعزیز ہوگا اونچی شان ہوگی شہرت پائے گا- مجھے ان کی خواب یاد آتی تھی اور تسلی ہوتی تھی مگر کیا پتہ تھا یہ طویل عمری اس کی قربانی ہے- اس سے طویل کس کی عمر ہوگی- شہرت بھی پا گیا- ہر دلعزیز بھی تھا- موت بھی شان کی تھی- خوابوں کی تعبیریں خواب پوری ہونے کے بعد پتہ لگتی ہیں- چنیوٹ ہسپتال پہنچے تو چند منٹ بعد مبشر نے کہا کہ آپ لوگ واپس جائیں- ہم بعد میں آتے ہیں میں سمجھ گئی مگر مبشر کے منہ سے یہ الفاظ سننے کی ہمت نہیں تھی نہ مبشر کو کہنے کی ہمت تھی کہ قادر کی وفات ہو گئی ہے- دو گھنٹے پہلے وہ زندہ سلامت مجھ سے جدا ہوا تھا- وہ تو کل لاہور جا رہا تھا- دل ماننے کو تیار نہیں تھا مگر حقیقت حقیقت ہی تھی- میں نے کہا خدا جب تک اس میں جان تھی میں مچھلی کی طرح تڑپی ہوں- جتنی بھیک تجھ سے مانگ سکتی تھی مانگی ہے- اب تیرا حکم نازل ہو چکا ہے- اب میں صبر کروں گی- میں روئی دھوئی نہیں میں کار میں آ کر بیٹھ گئی مگر میں نے اتنا صبر کیوں کیا تھا؟ خدا نے اتنا صبر کرنے کو تو نہیں کہا- مجھے سخت دکھ ہے میں مبشر سے کہتی مجھے اس کے پاس لے جاؤ- ابھی جسم ٹھنڈا نہیں ہوا ہوگا- ابھی وہ میری بات سن لے گا کچھ دیر کہتے ہیں روح کا تعلق رہتا ہے- وہ چند قدموں کے فاصلے پر لیٹا تھا یہ کیسا صبر تھا؟ یہ میں نے کیوں کیا تھا؟ بعض دفعہ مبشر پر گلہ ہوتا ہے وہی مجھے لے جاتا کہ آخری بار اپنے بچے کو دیکھ لیں اس نے دیکھا تھا میں واویلے نہیں ڈال رہی تھی- میں خشک آنکھوں سے گھر میں داخل ہوئی نوکروں کو منع کیا کوئی آواز نہ نکالے-

ہیرا بیٹا

اپنے عزیز آنے شروع ہوئے حضرت صاحب کا فون آیا- میں نے کہا میرا ہیرا بیٹا چلا گیا آپ نے فرمایا وہ تمہارا ہی نہیں میرا بھی ہیرا بیٹا تھا آپ کی آواز بھرا رہی تھی آپ نے فرمایا بھائی موجی کا خیال رکھنا تم برداشت کر لوگی مگر بھائی موجی کا دل کمزور ہے ان کو سنبھالنا یہ تو مجھے پتہ ہے میرا دل کتنا مضبوط ہے..... غم اور حقیقتیں ساتھ ساتھ چلتے ہیں- مجھے اس وقت بھی اپنا غم بھولا ہوا تھا- بچوں کا خیال آ رہا تھا- حقیقتیں سامنے آ رہی تھیں- چنیوٹ سے واپس آتے ہوئے میں نے فیصلہ کیا قادر میرا زندہ بچہ تصور ہوگا- وہ میری اور باپ کی جائیداد کا وارث ہوگا- اب بھی اور آئندہ بھی جو کچھ خدا ہمیں دے گا- میں سمجھتی ہوں کہ یہ ماں باپ اور بہن بھائیوں کی آزمائش کے لئے خدا نے رکھا ہے کہ باپ کی زندگی میں بیٹا فوت ہو جائے تو وارث نہیں- خدا تو بڑا رحیم و کریم ہے وہ یتیموں کو لاوارث کیسے چھوڑ سکتا ہے- وہ یتیم کی عزت نفس کبھی مجروح ہوتے نہیں دیکھ سکتا- یہ صرف پیچھے رہنے والوں کی آزمائش ہے کہ کتنا ظرف رکھتے ہیں میری تو برداشت سے باہر تھا قادر کے بچے کسی کا منہ دیکھیں- رحم کے منتظر ہوں- میں نے ان کو کہا زندگی کا کچھ پتہ نہیں دوسرے تیسرے دن ہی سب بہن بھائیوں کو یہ فیصلہ سنا دیا میرے بچوں نے انتہائی خوشی سے یہ فیصلہ مانا- ویسے جو دعائیں دل کی گہرائی سے اس کے بچوں کے لئے نکل رہی ہیں وہ اس جائیداد سے کہیں زیادہ ہیں- جس کا تصور بھی کوئی نہیں کر سکتا- میرا بس نہیں چلتا کہ میں کیا کچھ ان کو دے دوں میں خدا سے کہتی ہوں میں ماں ہوں ایک بے بس ماں- جس کی پہنچ میں کچھ بھی نہیں ہے- تو ایک طاقتور ماں ہے کامل قدرتوں والی ماں تیرے کن کہنے کی دیر ہے میں تو صرف مانگ سکتی ہوں دینا تیرے اختیار میں ہے میں نے اپنے ظرف کے مطابق مانگا ہے مگر میرے خدا تو ان کو اپنے ظرف کے مطابق دینا.......

نیک جذبات

بعض فطرتی چیزیں بچپن میں ہی ظاہر ہو جاتی ہیں قادر اور اس کی بہن اوپر تلے کے تھے سال بھر کا فرق تھا پیار بھی تھا لڑائی بھی تھی مجھے یاد نہیں غالباً چار سال کا تھا کیونکہ از حد تتلا تھا بہن پانچ سال کی تھی اس نے کوئی چیز قادر کو دے کر واپس لے لی- قادر میرے پاس آیا چہرے پر صدمہ اور حیرت بھی تھی- کہتا "امی شیمیں تو تیتریباً تمینی ہے" (امی سیمیں تو تقریباً کمینی ہے)- اتنے چھوٹے بچے کو یہ بات نامناسب لگی- جس کا اسے صدمہ بھی تھا اور حیرت بھی- کہ میری بہن نے یہ کیا کر دیا- حالانکہ بچے تو اکثر مہربان ہوئے تو سب کچھ دے دیا- ناراض ہوئے تو سب واپس لے لیا کرتے ہی رہتے ہیں- میں اب اس کی چھوٹی چھوٹی باتوں کو یاد کرتی ہوں غور کرتی ہوں وہ واقعی ایک خدا پرست تھا بچپن سے ہی-

اسے کسی بہن بھائی سے مقابلہ نہیں ہوا- کس سے زیادہ محبت کی جاتی ہے کس کو زیادہ دیا لیا جاتا ہے- میرا بڑا بیٹا پیدائش سے دوسرے مہینے ہی اگیزیما سے بھر گیا- تین چار ماہ کی عمر میں صرف ہونٹ اور آنکھیں بچی تھیں- باقی جسم بھی چہرہ سب اگیزیما سے بھرا تھا ایک پہلا بیٹا پھر تکلیف دہ بیماری اور بے حد صابر- غرضیکہ کئی وجوہات کی بنا پر وہ ہمیں بہت ہی پیارا ہے اور ہمیشہ نمبر ایک رہا- غرضیکہ بڑے بیٹے سے نمایاں سلوک تھا- مگر میں قادر کی زندگی میں بھی غور کرتی تھی کہ اس نے کبھی محسوس نہیں کیا کبھی یہ احساس نہیں دلایا کہ زیادہ عزیز بھی وہی ہے تو فرائض بھی اس کے زیادہ ہیں- بلکہ خود بھی اس سے اس کے بچوں سے پیار کرتا تھا بہن بھائیوں میں بعض دفعہ بلکہ اکثر مقابلہ پیدا ہو جاتا ہے مگر یہ چیز اس میں ذرا نہیں تھی-

اس کے والد لندن گئے تو تین سال کا تھا- ان سے بے حد مانوس تھا- ایئرپورٹ پر اس طرح بلک بلک کر رو رہا تھا- تتلا تو تھا ہی جہاز اڑا تو ہاتھ اوپر اٹھائے ہوئے تھے (میں شاتھ جاؤندا میں شاتھ جاؤندا) (میں ساتھ جاؤں گا) کہہ رہا تھا-

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور رو رہا تھا۔ میری بہن ساتھ تھی وہ کہتی اتنا خوبصورت بیٹا روتا چھوڑ کر میں کبھی نہ جاتی۔ مگر آج ہم رو رہے تھے وہ ہمیں چھوڑ کر جا رہا تھا۔ ہمارے دل سے بے اختیار آوازیں نکل رہی تھیں۔ ہم ساتھ جائیں گے ہم ساتھ جائیں گے مگر.... ہر کوئی مجبور ہے حکم خدا کے سامنے۔

قادر کا بڑا بیٹا سات سال کا ہے۔ کہتا دادی یہ کیسے ہوتا ہے کہ جوان (قربان) ہو جاتے ہیں بڑے نہیں ہوتے۔ میں سمجھی نہیں میں نے کہا بچے تمہارا کیا مطلب ہے کہتا جس طرح بابا (قربان) ہو گئے آپ نہیں ہوئیں۔ میں نے کہا بیٹے اگر خدا چوائس دیتا تو میں ایک دفعہ نہیں بابا کے بدلے سو دفعہ (قربان) ہو جاتی مگر خدا کی یہ مرضی تھی کہ بابا کو یہ رتبہ دے۔

قادر کے بعد نماز میں اس دکھ کی حالت میں الحمد پڑھی تو مجھے لگا کہ آج حقیقتاً مجھے احساس ہوا ہے کہ خدا کس لئے ماں سے زیادہ پیار کرتا ہے۔ عزیز ترین چیز چھن جانے پر بھی بندہ یہی کہتا ہے الحمدللہ اس وقت یقیناً خدا اپنے بندے پر ماں جیسی پیار بھری نظر ڈالتا ہو گا۔

خاموش طبیعت

قادر کو ہمیشہ سے سب کچھ خاموشی سے کرنے کی عادت تھی اتنی شاندار کامیابیوں پر اس نے کبھی پہلے سے سبز باغ نہیں دکھائے تھے کہ میں اتنے نمبر لے لوں گا اسی طرح مجھے یا کسی کو اپنے وقف کے ارادے کا نہیں بتایا۔ جب اس کا پہلا رشتہ اپنی خالہ کی بیٹی سے کیا تو ایک دن آ کر میرے ساتھ لیٹ گیا امی میں نے آپ سے ایک بات کرنی ہے کسی سے ذکر نہ کریں میں ڈر گئی خدا جانے کیا بات ہے۔ کہتا لڑکی کو میرے فیوچر کا پتہ ہونا چاہئے میں نے زندگی وقف کرنی ہے۔ یہ 1983ء کی بات ہے۔ کیونکہ اس کی خاموشی کی عادت تھی مجھے امید نہیں تھی کہ یہ وقف کرے گا۔ میں تو اسی وقت اٹھی اور سجدے میں گر گئی۔ قادر تم نے وہ خوشی دی ہے کہ سات بادشاہتیں مل جاتیں تب بھی نہ ملتی۔ مجھے لگا آج میری دعاؤں کا ثمر مجھے مل گیا ہے۔

جس کے لئے رشتہ گیا تھا میری چھوٹی بہن کی بیٹی تھی جس کے ابا سات آٹھ سال کی عمر میں فوت ہو گئے تھے میری بہن بھی کم عمر تھی۔ وہ بچی امی کو بہت عزیز تھی (وہ کم عمر میں فوت ہو چکی ہے) کئی چیزوں نے مل کر میرے دل میں خواہش پیدا کی ہوئی تھی کہ اس کا رشتہ قادر سے کروں عمر کا جوڑ تھا میں امی کو خوشی دینا چاہتی تھی اور اپنی بہن کا بوجھ کم کرنا چاہتی تھی۔ مگر رشتے تو آسمانوں پر ہوتے ہیں۔ اس کا انکار ہو گیا۔ مجھے سخت صدمہ ہوا کیونکہ دس بارہ سال کی خواہش اور ایک طرح یقینی بات تھی۔ صدمہ قدرتی تھا۔ قادر نے لاہور سے مجھے خط لکھا اس رشتہ کے انکار پر۔ مجھے صدمہ میں دیکھ کر مجھے لگا مجھے کسی بزرگ نے میرے سے کسی بڑے نے خط لکھا ہے۔ میں وہ خط ہی درج کرتی ہوں اس سے اس کے خیالات کی پختگی۔ اور فرمانبرداری دونوں ظاہر ہوتی ہیں بجائے اس کے کہ میں اس کو تسلی دیتی وہ مجھے تسلی دے رہا تھا۔

قادر کا خط

پیاری امی

السلام علیکم

یہاں سب خیریت ہے۔ آپ کو پریشان ہونے کی ضرورت نہیں آخر آپ کو میری بہتری کی ہی فکر ہے نا۔ جو کچھ ہو گیا اور جو کچھ ہونا ہے۔ اس میں بھی تو میری بہتری ہی ہو سکتی ہے اور پھر جو چیز جتنی بڑی ہو اس کے لئے قربانی بھی اتنی بڑی ہی دینی پڑتی ہے۔ آپ کو جو قربانی دینی پڑ رہی ہے اس سے لگتا ہے نتیجہ بہتر ہی نکلے گا۔ (اور خدا کے فضل سے دوسرا رشتہ بہت بابرکت ثابت ہوا) پھر ہمارے وقف کی خواہش تو آپ کو ہماری پیدائش سے بھی پہلے کی ہے۔ جبکہ رشتہ کی خواہش تو چند سال پرانی ہے پھر اللہ تعالیٰ نے دیرینہ اور زیادہ اہم خواہش پوری کر دی۔ تو میرا خیال ہے اس کا بھی یہ حق ہے کہ کم از کم شکرانے کے طور پر دوسری خواہش کو بھول جایا جائے کیا آپ اس بات پر زیادہ خوش ہوتیں کہ میں وقف نہ کرتا۔ مگر میرا رشتہ ہو جاتا۔ اگر نہیں تو پھر میرے خیال میں پریشان ہونے کی کوئی ضرورت نہیں۔ بلکہ شکر کا مقام ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی دونوں خواہشوں میں سے زیادہ اہم خواہش پوری کر دی۔

جہاں یہ بات منوائی جاتی ہے وہاں مانی بھی تو پڑتی ہے۔ جہاں تک دوسرے رشتہ کا تعلق ہے تو میں آپ کی مرضی کے خلاف نہیں کروں گا۔ آپ کہیں گی تو اپنے خیالات بدل بھی لوں گا یہ نہ سمجھیں کہ اگر پہلی دفعہ ایک حد تک میں نے آپ کی خواہش کا احترام کیا تو دوسری دفعہ آپ کو اپنی خواہش کے احترام کے لئے مجبور کروں گا۔ ہمارے میں کوئی برابری کا تعلق تھوڑا ہے۔

دعاؤں میں یاد رکھیں وقف کے لئے زیادہ رشتہ کے لئے کم۔ حضرت صاحب کو میں نے اپنی پڑھائی کے متعلق مشورہ کے لئے کل ہی خط لکھا ہے۔

غلام قادر

27-10-83

اس خط سے ظاہر ہے کہ کتنا فرمانبردار۔ اور کتنے ٹھوس خیالات رکھتا تھا۔ اسی طرح ایک اور خط لکھا بعد میں جب امی نے اپنی خواہش کا اظہار کیا۔ کم عمری میں ہی امی کا احترام بڑی امی کی حیثیت سے نہیں بلکہ حضرت مسیح موعود کی اولاد ہونے کی حیثیت سے تھا۔ جب اس کا خالہ کی بیٹی سے انکار ہوا تو امی کی قدرتی طور پر خواہش تھی کہ کسی اور بیٹی سے رشتہ ہو جائے۔ کسی وقت قادر سے امی نے ذکر کیا۔ لاہور جا کر مجھے خط لکھا "لاہور آنے سے پہلے میں بڑی امی سے ملنے گیا تھا۔ کہہ رہی تھیں میری اور بھی بیٹیاں ہیں۔ میں چپ کر کے بیٹھا رہا۔ ہمیشہ اس بات سے ڈرتا تھا کہ بڑی امی اپنی کسی خواہش کا اظہار نہ کر دیں۔ میرے لئے تو ان کی حیثیت حضرت مسیح موعود کی بیٹی کی ہے ان کی خواہش کو رد کرتے ہوئے بھی ڈر لگتا ہے۔ میں ساری عمر یہ احساس لئے نہیں گزار سکتا کہ حضرت مسیح موعود کی بیٹی نے اپنی آخری عمر میں مجھ سے کوئی خواہش کی اور میں اسے پورا نہیں کر سکا۔ ان سے کہیں میرے لئے دعا کریں۔ جو میرے لئے بہتر ہے خدا ایسا ہی کر دے یقیناً وہ بہتر جانتا ہے۔ ہر چیز پر قادر ہے۔"

یہ خط بھی بیس اکیس سال کی عمر کا ہے کم عمری میں بھی اس کے خیالات ٹھوس حقیقتوں پر مبنی تھے۔ ایبٹ آباد پبلک سکول میں جاتے ہی اس کو فکر تھی کہ الفضل اور تشحیذ لگوا دیں۔ 1974ء میں بارہ سال کی عمر میں گیا تھا۔ چھوٹی چھوٹی باتیں اس کی کم عمری کی یاد آتی ہیں تو سوچتی ہوں بڑوں نے سچ ہی کہا تھا کہ "ہونہار بروا کے چکنے چکنے پات" دوسرے خط میں پھر تاکید لکھتا ہے "الفضل اور تشحیذ بھجوا دیں اور اس چیز کی فکر نہ کریں کہ ہم نماز وغیرہ نہیں پڑھتے نماز پڑھتے ہیں چچا حضور اور بڑی امی کو دعا کے لئے کہہ دیں یہاں اچھی پوزیشن حاصل کروں اور ہوسٹل میں صحیح طرح رہنے کی توفیق عطا کرے۔"

اسے پورا احساس تھا کہ میں خاندان اور ماں باپ کے لئے کسی بدنامی کا باعث نہ بنوں اور اس چیز کے لئے دعا سے کام لیتا تھا جو بارہ سال کے بچے کے لئے ایک غیر معمولی بات ہے۔ ایک خط میں لکھتا ہے چچا طاہر (حضرت خلیفۃ المسیح الرابع) سے کہہ دیں میں مجلس کا چندہ وغیرہ یہیں پر دے دیتا ہوں۔ یہ سب فکریں اس کو بارہ سال کی عمر میں تھیں۔

کلمۂ خیر

میں کلمۂ خیر کی بے حد قائل ہوں۔ شائد بچپن میں اماں جان کے سمجھانے کا اثر ہے آپ فرمایا کرتی تھیں کہ بُرا کلمہ زبان سے نہ نکالو۔ بعض دفعہ منہ سے نکالی بات پوری ہو جاتی ہے۔ اگر کوئی بُرا کلمہ مذاق سے بھی منہ سے نکالے مجھے غصہ آ جاتا ہے۔ زندگی میں کئی ذاتی تجربے بھی ہیں کہ سنجیدگی سے دعا نہیں کی۔ مگر منہ سے نکلی بات پوری ہوئی اور یہ بات میں اب سوچتی ہوں کہ قادر نے میری کئی دعاؤں کو جذب کیا ہے۔ جیسے سیاہی چوس سیاہی کو جذب کر لیتا ہے دوسرا کاغذ نہیں کرتا۔

قادر کا بڑا بیٹا پانچ سال کا ہو گیا۔ مگر آگے کوئی بچہ نہیں ہو رہا تھا۔ بڑوں کی خواہش ہوتی ہی ہے کہ نسل بڑھے میں کہتی رہتی تھی۔ ایک دن ہم سب بیٹھے تھے قادر کہتا امی نچھو کے بچہ ہونے والا ہے میں بے حد خوش ہوئی اور بے اختیار میرے منہ سے نکلا یا اللہ دو ہو جائیں نصرت کو چونکہ زچگی میں بہت تکلیف ہوتی تھی بیمار رہتی تھی۔ وہ بولی نہ ممانی مجھے تو ایک کا سوچ کر ڈر لگ رہا ہے۔ بات آئی گئی ہو گئی۔

تقریباً پندرہ دن بعد قادر کا فون آیا۔ اسی وقت شاید ہسپتال دکھا کر آئے تھے خوشی بھی تھی آواز میں اور شرمندگی بھی کہتا امی ڈاکٹر کو دکھایا ہے دو بچے ہیں مجھے بے حد خوشی ہوئی۔ دو کی خواہش بھی تھی اور خدا نے منہ سے نکلی بات پوری کر دی۔ آج وہ پیارے سے جڑواں بھاگے دوڑے پھرتے ہیں۔ قادر کو بے حد پیارے تھے۔ مگر ان کی خوشیاں دیکھنی نصیب میں نہیں تھیں۔ خدا کو پتہ تھا اس نے جلدی واپس جانا ہے اس لئے آخری بچے دو دے دیئے۔

اسی طرح ہم انجمن کے مکان میں رہتے تھے کافی عرصہ منجھلے ماموں جان اس مکان میں رہے تھے بہت بابرکت مکان تھا بہت دعائیں ہوتی تھیں میں چلتے پھرتے یہ پڑھتی تھی۔

بھرا بیٹا جواں ہو گا
خدا کا اک نشاں ہو گا
بڑھے پھولے گا گلشن میں
وہ اس کا پاسباں ہو گا

کسی خاص بیٹے کے لئے نہیں بس بیٹوں کے لئے دعا کرتی ہی رہتی تھی۔ مگر یہ دعا بھی قادر نے جذب کی۔ سوچتی ہوں۔ وہ جوان ہوا اور خدا کا نشان بھی ہوا (حضرت مسیح موعود کے الہام کا مصداق ٹھہرا) گلشن میں بڑھا پھولا اور گلشن کی پاسبانی کرتے ہوئے جان دے دی۔ کہ یہی حق پاسبانی تھا زندہ باد۔ میرے بچے زندہ باد۔ کہ تم نے جان دے کر کئی لوگوں کو زندہ کیا ہے۔

اس کے دعا کے جذب کرنے کے کئی واقعات ہیں چند ایک لکھنے ہیں۔ جب ایف ایس سی ٹاپ کیا تو اس سے پہلے میں نے اس کو لکھا قادر میں دعا کرتی ہوں تم چوچو مودی (بہن بھائی) دونوں کو بیٹ (Beat) کرو۔ (کیونکہ انہوں نے بھی پوزیشنیں لی تھیں) اور ان سے زیادہ پوزیشن لو۔ وہ دعا بھی اس نے جذب کی اور بورڈ میں ٹاپ کیا۔ دونوں بڑے بہن بھائی سے بازی لے گیا۔ اپنا وہ خط میں نے اس کے ٹاپ کرنے کی خبر کے ساتھ نتھی کیا ہوا تھا۔ چند دن ہوئے وہ دیکھا تو سوچا قادر کو دکھاؤں گی مگر نوبت نہ آئی اور وہ رخصت ہو گیا۔

وقف کی زنجیر

خدا کا فضل ہے ہمارے وقف کی زنجیر ٹوٹی نہیں خدا کرے تا قیامت نہ ٹوٹے۔ حضرت مسیح موعود کی دعاؤں کے وارث پیدا ہوتے رہیں ماموں جان (حضرت مرزا بشیر احمد) کے بچوں میں میرے میاں وقف تھے آگے ہمارے بچوں میں قادر وقف تھا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے قادر کے چاروں بچے وقف ہیں ہمارے بڑے بیٹے کا بیٹا بھی وقف ہے۔ قادر وقف کی وجہ سے بے حد عزیز تھا۔ بعض دفعہ میں سوچتی تھی اور ندامت محسوس کرتی تھی۔ کہ مجھے قادر کے وقف پر اتنا فخر کیوں ہے! اتنے واقف زندگی خدا کے فضل سے ہیں۔ دراصل دعائیں کی تھیں۔ شدید خواہش تھی۔ ابھی بیٹے پیدا بھی نہیں ہوئے تھے کہ دعائیں شروع کر دی تھیں۔ دعا کی قبولیت کا احساس تھا۔ لگتا تھا ایک نعمت مجھے مل گئی ہے۔ مجھے بہت اہمیت تھی۔

وہ تو میرے گھر کا چودھویں کا چاند تھا۔ جو چودہ شہادت کو (قربان) ہو گیا۔ اپنے وقف کی تکمیل کر گیا۔ جیسے چودھویں کا چاند اپنے عروج پر ہوتا ہے وہ بھی ہر لحاظ سے اپنے عروج پر تھا۔ نظر دوڑاؤں تو کوئی کمی نہ تھی۔ خدا پورے عروج پر اپنے پاس بلانا چاہتا تھا۔ سو بلا لیا۔ راضی ہیں ہم اسی میں......

جب بھی بے قرار ہو کر تنہائی میں آنسو بہنے

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ماخوذ — سید ظہور احمد شاہ صاحب

سُراغ رسانی کے مختلف ذرائع

جرائم اور مجرموں کا پتہ لگانے کے لئے ہمیشہ سے کوششیں کی جاتی رہی ہیں۔ لیکن اس زمانے میں اس فن نے کافی ترقی حاصل کرلی ہے۔ اس سلسلے میں سب سے پہلے Finger Prints سے مدد لی گئی جو بہت کار آمد ثابت ہوئی۔ اور جرائم اور مجرموں کی تلاش میں اس سے بے انتہا کام لیا گیا۔ اور اس ذریعہ کو سب سے زیادہ قابل اعتبار گردانا گیا۔ لیکن پچھلے کچھ عرصہ سے سائنس دانوں نے بہت سے دوسرے ذرائع کا بھی پتہ لگایا۔ مثلاً سائنس دانوں نے سوچا کہ اگر کتے کسی خاص قسم کی بو کو دور دور تک سونگھ کر اس بو رکھنے والے انسان کا پتہ لگا سکتے ہیں تو انسان کیوں ایسا نہیں کر سکتا۔ اور اس سلسلے میں تحقیق کا ایک نیا دروازہ کھل گیا۔ ایک اور سائنس دان نے دعویٰ کیا کہ فنگر پرنٹس کی طرح کانوں کی ساخت بھی ہر شخص کی مختلف ہوتی ہے اس لئے اگر کانوں کی ساخت کا ریکارڈ رکھا جائے تو جو ملزم دوبارہ جرم کرے گا اس کو شناخت کرنا آسان ہو جائے گا۔ لیکن اس سلسلے میں اب حرف آخر ڈی۔این۔اے ٹیسٹ کو گردانا گیا ہے۔ دراصل ڈی۔این۔اے (Deoxyribo Nucleic Acid) کو کسی بھی زندہ چیز کا بنیادی جزو یا اس کی بنیادی اینٹ کہا جاسکتا ہے۔ خون کے قطرے اور انسان کے صرف ایک بال کی مدد سے کسی انسان کی پوری شخصیت کا پتہ چلایا جاسکتا ہے۔ سگریٹ پر لگے ہوئے لعاب سے بھی یہ معلوم ہو سکتا ہے کہ پینے والا کون تھا۔ لیکن مجرم کے جسم کے کسی حصے کا صحیح رنگ میں ملنا ایک بنیادی شرط ہے تاکہ اس مادہ کی مناسبت کا مقابلہ مجرم کے جسمانی مادہ سے کیا جاسکے اگر دونوں میں مناسبت قائم ہو جائے تو پھر آگے تفتیش کو بڑھانا مشکل نہیں ہوتا کیونکہ پھر ایسا شخص اس بات سے انکار نہیں کر سکتا کہ وہ کسی طرح سے اس جرم میں ملوث نہیں ہے۔

سائنسی تجربات میں بے شمار چیزیں یا علوم ایسے حاصل ہو جاتے ہیں جن کا ان سائنس دانوں کو جو وہ تجربات کسی دوسرے مقصد کے لئے کر رہے ہوتے ہیں احساس بھی نہیں ہوتا یہ ایک طرح سے By-Products ہوتی ہیں جو بلا کسی تکلیف یا خرچ کے حاصل ہو جاتی ہیں اور بعض دفعہ حیرت انگیز طور پر نوع انسانی کے لئے فائدہ مند ثابت ہوتی ہیں۔

مجرموں کو پکڑنے کے لئے ڈی۔این۔اے کا استعمال بھی اسی طرح کی ایک کہانی ہے۔ 1987ء میں برطانیہ کے شہر لیسٹر شائر میں دو نوعمر لڑکیوں کو ریپ کرنے کے بعد مجرموں نے قتل کر دیا۔ کئی ماہ تک پولیس ان مجرموں کا پتہ لگانے میں ناکام رہی۔ تو سائنس دانوں کو ڈی۔این۔اے کا طریقہ استعمال کرنے کا خیال آیا۔ اس سلسلے میں سائنس دان سراغرسانوں نے لیسٹر شائر کے شہر جس میں یہ واقعہ ہوا تھا اس کے پانچ ہزار افراد کے خون کے نمونے لئے اور ان نمونوں کو ہلاک کی جانے والی لڑکیوں کے جسم سے ملنے والے مادے سے مقابلہ کیا گیا تو معلوم ہوا کہ ایک 27 سالہ نوجوان فورک نامی کے خون کے کیمیائی اجزا بالکل وہی ہیں جو اس مادے میں پائے گئے تھے۔ یعنی پولیس کے پاس اس مادے اور نوجوان کے خون کی بنیادی اینٹ یعنی ڈی۔این۔اے ایک ہی تھی جس سے یہ ثابت کرنا آسان ہو گیا کہ مقتول لڑکیوں کا قاتل یہی نوجوان تھا۔

اس سے پہلے پولیس نے ایک اور نوجوان روڈنی بک لینڈ کو اسی جرم کے ارتکاب کے شبہ میں قید کر رکھا تھا۔ اس نئی صورت حال کے بعد اس کی رہائی بھی ہو گئی اور اس طرح ایک ناکردہ گناہ نوجوان غلط سزا سے بچ گیا۔ اس طرح سے یہ بھی ثابت ہوا کہ ڈی این اے نہ صرف مجرموں کے پکڑنے میں ممد ہوتا ہے بلکہ معصوموں کی بریت میں بھی کام آتا ہے۔ اسی ڈی۔این۔اے کی مدد سے 1987ء سے لے کر آج تک یورپ اور امریکہ میں ہزارہا مجرموں کو گرفتار کیا جا چکا ہے اور سینکڑوں ایسے لوگ جو کہ مشتبہ سمجھے جا رہے تھے ان کو اسی طریقہ سراغ رسانی کے استعمال کی وجہ سے رہائی مل گئی اور بہتوں کو موت کے منہ سے بچا لیا گیا۔ اور اگر یہ عجیب طریقہ تفتیش جرائم معلوم نہ ہوتا تو بعید نہیں تھا کہ ان لوگوں کو رہائی نہ ملتی اور ان کو موت کی سزا دے دی جاتی۔

ڈی۔این۔اے کو قدرت کا ایک عجوبہ ہی کہا جاسکتا ہے اور سائنس دان برسوں سے اس پر تحقیق جاری رکھے ہوئے ہیں۔ ڈی۔این۔اے کو بس یوں سمجھئے کہ یہ ایک حیاتیاتی بنیاد ہوتی ہے جس میں بعد میں کھڑی ہونے والی ساری انسانی عمارت کا نقشہ موجود ہوتا ہے۔ اور عجیب بات یہ ہے کہ اگر کسی انسان کے خون کا یا سیمن کا دھبہ لگ جائے تو وہ چاہے کتنا ہی پرانا ہو اور بالکل سوکھ چکا ہو اور بظاہر اس کے آثار بھی معدوم معلوم ہوں لیکن طاقت ور الیکٹرانک خوردبینوں اور دیگر تجزیاتی آلات سے اس ڈی۔این۔اے کو معلوم کیا جاسکتا ہے۔ لیکن اس کے لئے ضروری ہے کہ مجرم اپنے ڈی۔این۔اے کا کوئی حصہ جائے واردات پر چھوڑ جائے جس کو اس کے پہلے سے معلوم ڈی۔این۔اے سے مقابلہ کیا جا سکے۔ لیکن اگر ایسا کوئی مادہ نہ مل سکے تو پھر یہ طریقہ تفتیش کام نہیں آسکتا۔ لیکن وہ وقت دور نہیں جب یہ کام اس لمحے کمپیوٹر کے ذریعہ جائے واردات پر ہی انجام دیا جاسکے گا۔ اور بہر حال اس کے لئے بھی مجرم کا ریکارڈ پہلے ہی ڈاٹا بیس میں موجود ہونا ضروری ہے۔ سائنس دانوں کا اب یہ دعویٰ ہے کہ کسی بھی شخص کے ڈی۔این۔اے کا اس کے بالوں، خون، تھوک اور سیمن سے پتہ چلایا جاسکتا ہے حتیٰ کہ سگریٹ پیتے وقت اس کے سرے پر پینے والے کا جو لعاب لگتا ہے اس سے بھی اس شخص کے ڈی۔این۔اے کا پتہ لگایا جاسکتا ہے۔

فی الوقت موقعہ واردات سے کسی نمونہ کا صحت کے ساتھ حاصل کرنا ایک کارے دارد ہے اور اس کے لئے انتہائی توجہ اور محنت درکار ہوتی ہے اس کے لئے پولیس کے اہل کاروں کو بعض دفعہ سو سو دفعہ ہاتھوں کے دستانے تبدیل کرنے پڑتے ہیں لیکن سائنس دانوں اور ماہرین کا خیال ہے کہ جلد ہی تفتیشی آلات میں اس قدر جدّت آجائے گی کہ ایسے نمونوں کو صحت کے ساتھ اکٹھا کرنا مشکل نہیں رہے گا۔ اور مستقبل قریب میں ڈی۔این۔اے کو اتنی اہمیت حاصل ہو جائے گی کہ کسی بھی عدالت میں جج سب سے پہلا سوال یہی کیا کریں گے کہ اس کا ڈی۔این۔اے کہاں ہے۔ اور ایسے ڈی۔این۔اے سیمپل پر کوئی اعتراض بھی نہیں کیا جاسکے گا۔

بہر حال اب یہ ثابت ہو چکا ہے کہ کرہ ارض کے ہر شخص کو قدرت نے ایک مختلف حیاتیاتی کوڈ ڈی۔این۔اے دیا ہے۔ جو فنگر پرنٹس سے بھی زیادہ وضاحت کے ساتھ ایک دوسرے سے مختلف ہے۔ فنگر پرنٹس کے ریکارڈ کی طرح ڈی۔این۔اے بنک جب بن جائیں گے تو پھر جائے واردات پر مجرم کے بال یا سگریٹ پر اس کے لعاب سے بھی اس کا سراغ لگایا جاسکے گا۔ یوں کسی شخص کا ڈی۔این۔اے خود اس شخص کے خلاف سب سے بڑا گواہ بن جائے گا۔

(ماخوذ جنگ سنڈے میگزین 2 مئی 99ء)

دی نیشن 5 اگست 99ء — ترجمہ۔ کیپٹن (ر) شمیم احمد خالد صاحب

ایک نباتاتی کانفرنس میں پیش کی گئی تحقیق

ٹیورن کا کفن

ہوسکتا ہے یہ وہی کپڑا ہو جس میں مسیح کو لپیٹا گیا

سینٹ لوئیس۔ میسوری (اے ایف پی)۔ یہاں منعقدہ نباتاتی کانفرنس میں محققین نے بیان کیا ہے کہ ٹیورن کا کفن کم از کم آٹھویں صدی سے چلا آرہا ہے اور ممکن ہے کہ یہ اتنا پرانا ہو کہ اسے یسوع کو لپیٹنے کے لئے استعمال کیا گیا ہو۔

سینٹ لوئیس میں منعقدہ سولہویں انٹرنیشنل بوٹینیکل کانگرس میں پیش کردہ اس تحقیق سے ممکن ہے وہ مسئلہ دوبارہ اٹھ کھڑا ہو جو کوئی دس سال قبل بعض کے نزدیک اس بنا پر ختم سمجھ لیا گیا تھا کہ Carbon-dating کے مطابق یہ کفن چودھویں صدی سے زیادہ پرانا نہیں۔ سائنسدانوں کا خیال تھا کہ اس بنا پر یہ یسوع کا کفن نہیں ہو سکتا جیسے کہ کٹر عیسائیوں کا عقیدہ ہے۔

لیکن ایک اسرائیلی ماہر علم نباتات نے جو کہ ریٹائرڈ امریکن پروفیسر ہے کپڑے پر جمع شدہ پولن کا تفصیلی تجزیہ کیا ہے اور یہ نتیجہ نکالا ہے کہ درحقیقت یہ کفن یسوع کے مصلوب ہونے کے زمانہ کا ہو سکتا ہے۔

محققین نے کہا کہ کفن پر ایسے پھولوں کے پولن (Pollen) کے آثار موجود ہیں جو صرف اردن کے جنوب مغرب کی طرف اسرائیل اور جزیرہ نما سینا میں مارچ تا مئی کھلتے ہیں۔ یہ وہی موسم ہے جب مسیح کو سولی دی گئی۔

عبرانی یونیورسٹی یروشلم کے ماہر نباتات آوی نوم دانن کے نزدیک پھولوں کے اس پولن سے جو 1973ء تا 1978ء جمع کیا گیا اور دیگر شہادتوں سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ کفن کم از کم آٹھویں صدی سے ہے بلکہ بہت قبل کا ہے۔

اسرائیل کی آثار قدیمہ اتھارٹی کے دانن اور اری باروخ نے کفن کا اس چھوٹے کپڑے سے بھی تقابلی جائزہ لیا جس کے بارے میں خیال ہے کہ وہ مسیح کے چہرہ پر رکھا گیا تھا۔ کفن اس کپڑے کے اوپر تھا۔ وہ اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ چونکہ وہ کپڑا آٹھویں صدی سے سپین میں عوام کے لئے نمائش کیا جاتا رہا لہٰذا کفن کم از کم اتنا پرانا ضرور ہے۔

تجزیہ کردہ پولن کے ذرات میں Zygophyllum dumosum، Gundelia Tournefortii اور Cistus Creticus شامل ہیں۔

1989ء میں Carbon dating کی گئی (یہ عرصہ سے مستعمل سائینسی طریقہ ہے جس سے کاربن کے ایٹم گن کر کسی چیز کی عمر نکالی جاتی ہے) جس پر اس خیال کو ترک کر دیا گیا کہ یہ کپڑا دو ہزار سال پرانا ہے۔ لیکن نارتھ کیرولینا کے ڈیوک یونیورسٹی کے ریٹائرڈ میڈیکل پروفیسر ایلن وہینگر کا کہنا ہے کہ کفن کے جس حصہ پر تحقیق کی گئی اس پر گرد جمع ہو چکی تھی چنانچہ اخذ کردہ نتائج درست نہ تھے۔ جناب وہینگر کا کہنا ہے کہ نئے شواہد سے ممکن ہے کہ کفن کے حقیقی ہونے کے بارے میں شک کرنے والوں کی تشفی نہ ہو لیکن وہ پر یقین ہیں کہ جانچ پڑتال سے نئی تحقیق صداقت کے ترازو پر پورا اترے گی۔

جناب وہینگر نے جو اپنے آپ کو کٹر عیسائی کہتے ہیں کہا 'ہم نے تو سائنسی ٹیسٹ کیا ہے۔ اس سے نتیجہ جو چاہے سو نکالے۔ میرے لئے تو یہ مسیح ناصری کے حق میں شاہد ہے۔' لیکن دوسروں کا خیال ہے کہ اگر یہ ثابت بھی ہو جائے کہ یہ کفن وہی ہے جس میں یسوع کو لپیٹا گیا تھا پھر بھی یہ کسی مذہب کے برحق ہونے کی دلیل نہ ہوگی۔

(مرسلہ۔ حبیب الرحمان زیروی صاحب)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

Digitized by Khilafat Library Rabwah

طاہر احمد نسیم صاحب

سورج اور اس کے سیارے

سورج کا زمین سے اوسط فاصلہ نو کروڑ تیس لاکھ میل ہے۔ اس کا قطر آٹھ لاکھ پینسٹھ ہزار میل ہے یعنی زمین سے 109 گنا بڑا۔ اس کا حجم زمین سے تیرہ لاکھ گنا ہے۔ اس کی سطح کا درجہ حرارت 5500 سینٹی گریڈ جبکہ مرکز کا درجہ حرارت ڈیڑھ کروڑ سنٹی گریڈ ہے۔ اس کی موجودہ عمر 4۔ارب 60 کروڑ سال ہے اور سائنسدانوں کا اندازہ ہے کہ یہ ابھی اور 5۔ارب سال تک اسی حالت میں قائم رہے گا۔ یہ اپنے محور (Axis) کے گرد ایک ماہ میں گردش مکمل کرتا ہے جبکہ زمین 24 گھنٹے میں کرتی ہے۔ اور جس طرح زمین سورج کے گرد گردش ایک سال میں مکمل کرتی ہے سورج کہکشاں کے گرد اپنی گردش ساڑھے بائیس کروڑ سال میں مکمل کرتا ہے کیونکہ کہکشاں سے بہت زیادہ فاصلہ کی وجہ سے اس کو اپنے چکر میں بہت زیادہ لمبا فاصلہ طے کرنا پڑتا ہے۔ سورج کی بناوٹ میں تقریباً 75 فیصد ہائیڈروجن تقریباً 25 فیصد ہیلیم اور تقریباً ایک یا دو فیصد مجموعی طور پر باقی 70 کے قریب اجزاء ہیں۔

سورج کے سیارے

سورج کے گرد گردش کرنے والے سیاروں کی تعداد 9 ہے۔ سب سے قریبی سیارہ عطارد (Mercury) دوسرے نمبر زہرہ (Venus) تیسرا زمین چوتھا مریخ (Mars) پانچواں مشتری (Jupiter) چھٹا زحل (Saturn) ساتواں یورینس' آٹھواں نیپچون اور نواں پلوٹو ہے۔ ساتویں۔ آٹھویں اور نویں سیاروں کے نام اردو میں بھی یہی ہیں۔ ان میں سے سب سے چھوٹا سیارہ پلوٹو ہے جو سب سے دور بھی ہے اس کا سائز زمین کے سائز کا ایک چوتھائی ہے۔ سب سے بڑا سیارہ مشتری ہے جو زمین سے گیارہ گنا بڑا ہے۔ سب سے سرد سیارہ پلوٹو ہے کیونکہ وہ سورج سے سب سے زیادہ دور ہے اور اسی زیادہ فاصلہ کی وجہ سے سورج کے گرد مدار میں گردش میں اسے سب سے زیادہ وقت لگتا ہے۔ اس کا سورج سے فاصلہ زمین کے سورج کے فاصلہ سے 39 گنا ہے اور وہ اپنے سورج کے گرد گردش 248 سال میں مکمل کرتا ہے۔ اس کا سورج سے فاصلہ 4 ارب ستاون کروڑ بارہ لاکھ میل ہے اور زمین سے اس کا فاصلہ چار ارب ستاسٹھ کروڑ میل ہے (اپنے چھوٹے سے نظام شمسی کی وسعت ملاحظہ ہو) سورج سے قریب ترین سیارہ عطارد ہے جو سائز میں زمین کا 2/5 حصہ ہے۔ اس کا سورج سے فاصلہ تین کروڑ ساٹھ لاکھ میل ہے جبکہ زمین سے اس کا فاصلہ پانچ کروڑ ستر لاکھ میل ہے۔ سورج سے دوسرے نمبر کے سیارے زہرہ کا سورج سے فاصلہ چھ کروڑ ساڑھے بہتر لاکھ سال ہے۔ اپنے مدار پر سب سے آہستہ گردش کرنے والا سیارہ بھی یہی ہے زمین کی 24 گھنٹے کی گردش کے مقابلہ پر زہرہ اپنی گردش 243 زمینی دنوں میں مکمل کرتا ہے جبکہ سورج کے گرد اپنی گردش 225 دنوں میں مکمل کرلیتا ہے جبکہ اس کے قریب کا سیارہ عطارد اپنے مدار کی گردش 59 دنوں میں مکمل کرتا ہے جبکہ سورج کے گرد اپنی گردش محض 88 دنوں میں مکمل کرلیتا ہے (زمین کے 365 دن کے مقابلہ میں) خالق مطلق نے اپنی مخلوقات میں جگہ جگہ ورائٹی (تنوع) پیدا کی ہوئی ہے۔

حیوانات ونباتات میں بھی اور ستاروں سیاروں میں بھی تاکہ ظاہر ہو سکے کہ خدا تعالیٰ کے ہاں ایک ہی مقصد پورا کرنے کے لئے بے شمار مختلف طریقے موجود ہیں اور اس کی صفت خالقیت ان مختلف صلاحیتوں کی حامل مخلوق کو دیکھ کر اور بھی ظاہر وباہر اور آشکارا ہوتی ہے۔ اب دیکھیں کہ سورج کا سب سے قریب ترین سیارہ تو عطارد ہے لیکن وہاں زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 342 سنٹی گریڈ ہے جبکہ اس کی نسبت سورج سے مزید تین لاکھ میل دور واقع سیارہ زہرہ پر درجہ حرارت 445 سنٹی گریڈ ہے۔ یہ زیادہ درجہ حرارت زہرہ پر Green house effect کی وجہ سے ہے گرین ہاؤس اثر تب پیدا ہوتا ہے جب ایک شیشے وغیرہ کا ایسا کمرہ بنا دیا جائے جس میں سورج کی روشنی اور حرارت اندر تو آسکے لیکن اس کے اخراج کا راستہ نہ ہو تو اس طرح وہاں اردگرد کے ماحول سے بہت زیادہ درجہ حرارت پیدا ہو جائے گا اور وہ دیر تک قائم رہے گا۔ زہرہ پر گیسوں کی موٹی تہ کے بادل ہر وقت چھائے رہتے ہیں جو سورج سے آنے والی حرارت کو واپس فضا میں جانے نہیں دیتے اور پھر زہرہ کی زمین زیادہ تر پتھریلی چٹانوں اور سخت مٹی سے بنی ہے جو حرارت کو زیادہ جذب کرتے ہیں۔ اس طرح اس سیارے کا درجہ حرارت سب سیاروں سے بڑھ جاتا ہے۔ گویا خدا تعالیٰ نے یہاں یہ ظاہر کر دیا ہے کہ کسی جگہ پر حرارت پیدا کرنے کے لئے صرف سورج ہی واحد ذریعہ نہیں ہے۔ سب سے بڑا سیارہ مشتری ہے جس کے گرد 16 چاند گھومتے ہیں۔ لیکن سب سے زیادہ روشن سیارہ زحل ہے جس کے گرد 23 چاند گھومتے ہیں۔ پھر چھ سیارے تو زمین کی طرح کے محض گول کرّے ہیں جبکہ تین سیاروں مشتری۔ زحل اور یورینس کے گرد انتہائی خوبصورت روشنی کے چوڑے چوڑے رنگ (Ring) ہیں۔ ان میں سب سے زیادہ روشن زحل کے رنگ ہیں اور دوربین میں سے دیکھنے پر کائنات کا سب سے خوبصورت اور حسین منظر یہی ستارہ پیش کرتا ہے۔ یہ مختلف گیسوں کے مجموعے ہیں جو ان سیاروں کے گرد ہالہ کی صورت میں پیدا ہو گئے ہیں اور سورج کی روشنی میں عجب خوبصورت منظر پیش کرتے ہیں۔ پھر اگرچہ کائنات کا تمام خلا چھوٹے چھوٹے ذرات سے بھرا ہوا ہے جن سے شہاب ثاقب پیدا ہوتے رہتے ہیں اور بعض ستارے گیسوں کے اخراج سے دمدار ستارے بن گئے ہیں۔ لیکن دو سیاروں مریخ اور مشتری کے درمیان کی پٹی ایک عجیب ہی منظر پیش کر رہی ہے۔ جو اور کہیں نہیں ہے۔ یہاں پر لوہے اور پتھر سے بنی ہوئی 100 میل تک لمبی چوڑی چٹانیں محو گردش ہیں جنہیں Asteroids کہا جاتا ہے لیکن کائنات کی وسعت کے کیا کہنے کہ لاکھوں کروڑوں ان چٹانوں کے ہوتے ہوئے بھی خلائی جہاز یہاں سے آگے گزر جاتے ہیں!

بقیہ صفحہ 4

لگتے ہیں مجھے خود پر اختیار نہیں رہتا۔ بے قراری حد سے گزرنے لگتی ہے۔ لگتا ہے قادر پاس کھڑا اپنی توتلی زبان میں کہہ رہا ہے "امی تو تتریا تیسنی ہیں" خود دعائیں کیں پیدا ہونے سے پہلے ہی خدا کو دے دیا خدا سے سرفروشی اور جان نثاری مانگی۔ اب رو رہی ہیں۔ بچے میں "تمینی ہنہیں، قدسیہ تو اسی طرح چٹان کی طرح کھڑی ہے۔ اور شکر کر رہی ہے کہ خدا نے ہمیں یہ سعادت بخشی۔ مگر بچے یہ ممتا بہت بری بلا ہے۔ یہ ممتا ہے جو آنسو ضبط نہیں کر سکتی۔ جب میں تمہاری یاد میں روتی ہوں تو سوچتی ہوں میرا بچہ بھی اپنے بچے چھوڑ گیا ہے۔ اور دعا کرتی ہوں یا اللہ یہ سارے دکھ مجھے دے دے۔ میرا بچہ وہاں اپنے بچوں کو یاد کر کے نہ روئے۔

میں نے اپنے بڑے بیٹے سے کہا مودی میں تو دکھی ہوں۔ مگر مجھے یہ دکھ بہت دکھ دے رہا ہے کہ قادر اپنے بچے یاد کر رہا ہوگا۔ وہ مجھے تسلی دینے لگا کہ امی خدا ہر چیز پر قادر ہے۔ آپ کو کیا پتہ خدا نے اس کو وہاں بھی یہ بچے دے رکھے ہوں۔ میں نے سوچا ٹھیک ہے۔ خدا تو ہر چیز پر قادر ہے۔

قادر کے وقف کی اتنی خوشی تھی۔ قادر کے بعد مجھے لگا میری جھولی اس نعمت سے خالی ہو گئی ہے۔ مگر نہیں۔ میری جھولی میں خدا کے فضل سے پانچ آگئے ہیں اور مجھے کامل امید ہے یہ سلسلہ جاری رہے گا۔ حضرت مسیح موعود کی دعاؤں کے وارث پیدا ہوتے رہیں گے۔

قادر کے لئے تو صرف ہماری دعائیں ہیں۔ اس کے بچوں کے لئے تو خلیفۂ وقت اور ساری جماعت کی دعائیں ہیں۔ میرے بچے کا خون ضائع نہیں جائے گا۔ اس کے خون کا ہر قطرہ ایک نیک نسل چلائے گا۔ انشاء اللہ

مسیح موعود کی زیارت

کچھ عرصہ ہوا قادر نے حضرت مسیح موعود کو خواب میں دیکھا آپ نے قادر سے پوچھا تم کس کے بیٹے ہو۔ اس نے بتایا کہ میں قدسیہ کا بیٹا ہوں۔ میں نے خواب سنی تو قادر سے کہا قادر تم نے میرا نام اس لئے لیا ہے کہ میں نے تمہارے وقف اور خادم دین ہونے کے لئے بے حد دعائیں کی ہیں اور حضرت مسیح موعود کے لئے تو خادم دین کی اہمیت ہے آپ نے اپنی نسل کے لئے دعائیں بھی خادم دین ہونے کی مانگی ہیں۔

خدا تعالیٰ ہمیں اپنے فضل کی چادر میں لپیٹ لے۔ ہر آنے والا دن جانے والے دن سے اچھا ہو۔ قادر کے معصوم بچوں کا حامی و ناصر ہو میں تو اس دن سے تمام (راہ مولیٰ میں قربانی کرنے والوں) کے بچوں کے لئے قادر کے بچوں کے ساتھ دعا مانگتی ہوں قادر کی (قربانی) بھی ایک اعزاز ہے۔ غم میں لپٹی ہوئی خوشی ہے۔ خدا آئندہ خوشیوں میں لپٹی خوشیاں دے۔ اس کے بچوں کو سکون عطا کرے ہمارا غم یہ بچے بھولنے نہیں دیتے۔ جڑواں میں سے ایک بچہ تو باپ کو اتنا یاد کرتا ہے۔ کہ ہم خود ضبط نہیں کر سکتے۔ تصویریں لان میں لے جاتا ہے کہ بابا کو سیر کروا رہا ہوں تصویریں لے کر ٹہلتا ہے۔

ایک دو دن ہوئے دردناک آوازیں میرے کان میں پڑیں۔ "بابا کو نہ مارو' بابا کو نہ مارو" دیکھا تو بڑا بیٹا پٹاخے والی بندوق چلا رہا تھا اس کا رخ اتفاقاً قادر کی تصویر کی طرف چلا گیا۔ اور وہ بچہ تڑپ گیا۔ میں نے کہا بچے کوئی ظالم تو بابا کو مار چکا ہے۔ مگر اس بچے کو کون سمجھاتا۔ اس ڈھائی سالہ بچے کی دردناک آواز اس ظالم کے کانوں میں پڑ جائے تو اس بے ضمیر کی روح بھی تڑپ اٹھے کہ اس نے کیا ظلم کر دیا لیکن یہی آوازیں خدا کی رحمت کو جذب کریں گی۔ انشاء اللہ۔

میں نے اپنے بیٹے کو جزاک اللہ۔ جزاک اللہ کہہ کر رخصت کیا۔ میں نے سوچا مجھے اپنے باپ کو بھی جزاک اللہ کہنا چاہئے۔ جس نے مجھے نیک نسل چلانے کا احساس دلایا۔ ہر وقت حضرت مسیح موعود کی دعاؤں کا وارث بننے کی تلقین کی۔ دعاؤں کی طرف توجہ دلائی۔ جب بھی مجھے تہجد پڑھنے کی توفیق ملے۔ ابا جان (نواب عبد اللہ خان صاحب) کی دردناک آوازیں کانوں میں گونجتی ہیں۔ ربنا ھب لنا...... آج پچاس سال سے زیادہ گزر چکے۔ مگر یہ آوازیں روز اول کی طرح کانوں میں آتی ہیں۔ سردیوں میں تو اپنے کمروں میں ہوتے تھے۔ مگر گرمیوں میں صحن میں چارپائیاں ہوتی تھیں بڑا سا چوکا صحن میں نمازوں اور کھانے کے لئے بچھا ہوتا تھا۔ جہاں ابا جان نماز تہجد پڑھتے تھے۔ اور میری آنکھ دعاؤں کی آوازوں سے کھلتی تھی۔ اور اس خاموشی میں عجیب اثر ان دعاؤں کا ہوتا تھا۔ آج ابا جان کی روح بھی خوش ہوگی کہ خدا نے ان کے نواسے کو یہ توفیق عطا کی خدا دعاؤں کو ضائع کرنے والا نہیں۔ بس ایک وقت مقرر ہے۔

جیسا کہ حضرت صاحب نے اپنی والدہ ممانی جان مریم کا ذکر فرمایا تھا کہ حضرت مسیح موعود کی اولاد سے بے حد محبت تھی۔ اور وہ نظارے میں نے خود بھی دیکھے ہوئے ہیں۔ اسی طرح ابا جان کو بھی حضرت مسیح موعود کی اولاد سے بے حد محبت تھی۔ خواہش تھی کہ بیٹیوں کی شادیاں پوتوں سے ہوں تاکہ دہرا خون اگلی نسل میں شامل ہو۔ ان کو حضرت مسیح موعود کی دعاؤں پر یقین کامل تھا۔ اور خود بھی بے حد دعائیں کرتے تھے۔ اور اولاد کو بھی تلقین کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے بزرگوں کی دعاؤں کا وارث بنائے۔ آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم چوہدری امیر عالم صاحب صدر جماعت احمدیہ ہیلاں تتہ پانی تحصیل و ضلع کوٹلی آزاد کشمیر کی اہلیہ مکرمہ اسم بی بی صاحبہ معدہ کی تکلیف اور دیگر عوارض کی وجہ سے شدید علیل ہیں کمزوری اور ضعف بہت ہے۔ احباب سے ان کی کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ محترمہ سلیمہ بیگم صاحبہ سکنہ علی پور چٹھہ تحصیل وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ کو دل کا اٹیک ہوا ہے اور ملٹری ہسپتال گوجرانوالہ میں داخل ہیں۔ درخواست دعا ہے۔

○ عزیزہ سحرش ندا بنت مکرم رانا محمد اعظم صاحب انسپکٹر مال آمد عمر تقریباً پونے دو سال بعارضہ ملیریا شدید بیمار ہے اور بخار کی شدت میں کمی واقع نہیں ہو رہی۔

خدا تعالیٰ شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

نکاح

○ مکرم مولانا محمد اسحاق صوفی صاحب تحریر کرتے ہیں۔

مورخہ 99-7-30 بروز جمعہ خاکسار نے لاہور میں اپنے مرحوم بڑے بھائی شیخ محمد ابراہیم صاحب کی پوتی عزیزہ سمیرا عالم بنت محمد عالم صاحب زاہد مرحوم کے نکاح کا اعلان شیخ نسیم احمد صاحب ولد شیخ مظفر احمد صاحب مرحوم آف لالہ موسیٰ کے ہمراہ مبلغ پچاس ہزار روپے حق مہر پر کیا۔ چونکہ عزیزہ کے والد فوت ہو چکے ہیں اس لئے اس موقعہ پر عزیزہ کے بڑے بھائی عزیزم امجد عالم نے ایجاب و قبول کا فرض ادا کیا۔

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ اس نکاح کے ہر دو خاندانوں کے لئے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کی دعا کر کے ممنون فرمائیں۔

کامیابی

○ عزیز مکرم فہیم احمد ابن مکرم عبد القدوس صاحب نے امسال میٹرک کا امتحان گوجرانوالہ بورڈ سے 730/850 نمبر حاصل کر کے پاس کیا۔ اللہ تعالیٰ عزیز کو مزید کامیابیوں سے نوازے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم عبد النور ناصر صاحب مکان 334/B لین نمبر 5 پشاور روڈ راولپنڈی تحریر کرتے ہیں۔

میری والدہ محترمہ وزیر بیگم کوثر صاحبہ زوجہ مکرم چوہدری عبد الغفور صاحب راولپنڈی ایک لمبی علالت کے بعد مورخہ 7 جون 1999ء کو رات نو بجے انتقال فرما گئیں۔

مرحومہ نہایت نیک متقی اور پرہیزگار خاتون تھیں۔ ان کے ایک بھائی ڈاکٹر بدر الدین عامل صاحب قادیان میں درویش ہیں مورخہ 8 جون کو بعد نماز عصر بیت مبارک ربوہ میں جنازہ ہوا اور بعد ازاں بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ ان کی بلندی درجات کے لئے احباب سے درخواست دعا ہے۔

ٹھیکہ کینٹین گرلز سیکشن

○ نصرت جہاں اکیڈمی گرلز سیکشن میں سال 2000-1999ء کے لئے کینٹین ٹھیکہ پر دینا مقصود ہے۔ خواہشمند خواتین و حضرات اپنی درخواستیں مورخہ 99-8-20 تک دفتری اوقات میں صدر صاحب محلّہ کی تصدیق سے زیر دستخطی کو بھجوا دیں۔

(پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی۔ ربوہ)

اعلان داخلہ

○ Kinnaird کالج برائے خواتین لاہور نے مندرجہ ذیل ماسٹرز پروگرام میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔ Environmental سائنس Mass Communication کلاسوں کا آغاز 13 ستمبر 99ء سے ہو رہا ہے۔ مزید معلومات کے لئے ادارہ سے رابطہ کیا جائے داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 4 ستمبر 99ء

(نظارت تعلیم)

اجلاس مجلس نابینا ربوہ

○ مجلس نابینا ربوہ کا ایک اجلاس 14- اگست 1999ء کو بوقت دس بجے زیر صدارت پروفیسر چوہدری خلیل احمد صاحب صدر مجلس نابینا ربوہ بلائنڈ سیکشن خلافت لائبریری ربوہ میں منعقد ہوا۔ مکرم نور الزمان صاحب سیکرٹری رابطہ و بریل ٹیچر نے تلاوت قرآن مجید کی مکرم عبد الحمید خلیق صاحب نے اپنی تازہ نظم حب وطن پڑھی مکرم محمد الیاس اکبر صاحب سیکرٹری اشاعت اور پھر نور الزمان صاحب نے خطاب کیا۔ اس کے بعد حفیظ احمد ججہ صاحب نے اپنا منظوم کلام پیش کیا اور مکرم محمد نصر اللہ جوئیہ نے قیام پاکستان میں جماعت احمدیہ کی مساعی کے موضوع پر اظہار خیال کیا۔ اس کے بعد مکرم عارف حیات صاحب اور عبد الحمید خلیق صاحب نے اپنی اپنی نظمیں پیش کیں پھر مکرم حافظ محمود احمد ناصر صاحب نائب صدر اول نے 14- اگست کے عظیم الشان پس منظر پر روشنی ڈالی۔ مکرم حافظ محمد ابراہیم نے مربی سلسلہ نے تقریر کی۔ آخر پر صدر مجلس پروفیسر چوہدری خلیل احمد صاحب نے خطاب کیا اور دعا کروائی جس کے بعد تمام احباب ظہرانہ میں شریک ہوئے۔ جو انہیں دار الضیافت کی طرف سے دیا گیا تھا۔

(سیکرٹری مجلس نابینا۔ ربوہ)

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

زلزلے سے مرنے والوں کی تعداد 4- ہزار

ترکی کے شہر ازمت اور استنبول میں زلزلے سے ہلاک ہونے والوں کی تعداد 4- ہزار سے اوپر نکل گئی ہے۔ دونوں شہروں میں ہزاروں افراد ابھی تک لاپتہ ہیں۔ آئل ریفائنری کی آگ پر ابھی تک قابو نہیں پایا جاسکا۔ پورا قصبہ آگ کی لپیٹ میں آنے کا خدشہ پیدا ہو گیا ہے۔ بین الاقوامی امدادی ٹیمیں ترکی پہنچ گئی ہیں۔

امریکہ برطانیہ کی عراق پر بمباری 20- ہلاک

امریکہ اور برطانیہ کے طیاروں کی بمباری سے بغداد کے جنوب مشرق میں جاسان نامی قصبہ میں مقیم ایک ہی خاندان کی 5 خواتین' 4 بچے اور 3 مرد موقع پر دم توڑ گئے۔ ملک کے شمالی حصے میں فضائی حملوں سے 8- افراد جاں بحق ہو گئے جبکہ 10- زخمی ہوئے۔ اتحادی طیاروں نے عراق میں کئی شہری تنصیبات کو بھی نشانہ بنایا یہ بمباری امریکہ کی قائم کردہ نوفلائی زونز میں ہوئیں۔

امریکہ روس مذاکرات کی ناکامی کا خطرہ

ایٹمی ہتھیاروں میں تخفیف کے مسئلہ پر امریکہ اور روس کے درمیان مذاکرات ناکام ہونے کا خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔ دونوں کا رویہ انتہائی خطرناک ہے۔ دونوں ممالک اپنے ایٹمی وارہیڈز کو 25 سو کلومیٹر تک محدود کرنے کی سوچ رہے ہیں۔

داغستان میں جنگ جاری ہے

جمہوریہ داغستان میں جاری شدہ جنگ کے پیش نظر چیچنیا کے صدر نے فیلڈ کمانڈرز کا اجلاس طلب کر لیا ہے۔ یہ اجلاس علاقے کی سنگین صورت حال کے پیش نظر بلایا گیا ہے۔ روس کسی بھی وقت حملہ کر سکتا ہے۔ جوابی کارروائی کے لئے تیاری ضروری ہے۔

روس کے دعوے

داغستان میں جنگ کے بارے میں روس نے دعویٰ کیا ہے کہ جمہوریہ داغستان کے جنوبی علاقے میں مسلح افراد کے خلاف کامیابیاں حاصل ہوئیں۔ تاہم مسلح افراد نے اس دعوے کو غلط قرار دیا ہے اور کہا ہے جن تین دیہات پر قبضہ کیا گیا ہے وہ اب بھی ہمارے پاس ہیں ایک روسی اخبار نے یہ الزام عائد کیا ہے کہ پاکستان سمیت متعدد اسلامی ممالک کے عسکریت پسند داغستان میں لڑ رہے ہیں۔

پاکستان سے خطرہ ہے

بھارتی وزیر اعظم اٹل بہاری واجپائی نے کہا ہے کہ ہمیں پاکستان سے خطرہ ہے مگر نقصان اسی کا ہو گا۔ کارگل کی لڑائی نے ثابت کر دیا ہے کہ ہم آسانی سے فتح حاصل کر سکتے ہیں۔ بھارتی وزیر اعظم نے کہا کہ پاکستان اور کشمیر کے بغیر ہمارا ہندوستان ادھورا ہے۔ ایک تہائی کشمیر کی پاکستان سے واپسی اصل مسئلہ ہے۔ ہمسائے کی نیت میں کھوٹ ہے۔

سونیا گاندھی الیکشن میں

کانگریس کی سربراہ سونیا گاندھی جنہوں نے آخری دم تک اپنا حلقہ انتخاب مخفی رکھنے کی کوشش کی ہے' ان کے بارے میں معلوم ہوا ہے کہ وہ کرناٹک اور اترپردیش میں اپنی خاندانی سیٹ امیٹھی سے الیکشن لڑیں گی۔ کرناٹک کو کانگرس کا روایتی مضبوط گڑھ سمجھا جاتا ہے۔

سعودی عرب کی تلقین

سعودی عرب نے بھی پاکستان اور بھارت کو تلقین کی ہے کہ وہ مذاکرات کریں۔ سعودی کابینہ کے اجلاس میں دونوں ملکوں کے درمیان بڑھتی ہوئی کشیدگی پر غور کیا گیا۔

بھارتی عوام کی رائے

سابق بھارتی وزیر اعظم آئی کے گجرال نے کہا ہے کہ حالیہ کشیدگی کے باوجود پاکستان کے بارے میں بھارتی عوام کی رائے منفی نہیں۔

امریکہ کے پہلے مسلمان سفیر

امریکہ نے بنگلہ دیش سے تعلق رکھنے والے امریکی شہری عثمان صدیقی کو فجی میں امریکہ کا سفیر مقرر کیا ہے۔ یہ امریکہ کی طرف سے پہلے مسلمان سفیر ہیں۔

دو بھارتی طیارے تباہ

سری نگر کے ائرپورٹ پر دو بھارتی مگ طیارے آپس میں ٹکرا کر تباہ ہو گئے۔ دونوں طیارے پرواز کے فوراً بعد آپس میں ٹکرا گئے۔ ایک طیارے کا پائلٹ ہلاک ہو گیا۔

ڈھاکہ میں جھڑپیں-40 زخمی

ڈھاکہ میں پولیس اور مظاہرین کے درمیان جھڑپوں میں 40- افراد زخمی ہو گئے۔ پولیس نے مظاہرین پر ربڑ کی گولیاں چلائیں۔ جھڑپوں کے بعد ڈھاکہ کی دکانیں اور سڑکیں بند کر دی گئیں۔

مکان برائے فوری فروخت

ایک عدد مکان 19/7 برقبہ 1 کنال محلّہ دار الصدر غربی ربوہ برائے فوری فروخت ہے مکان میں تمام سہولیات گیس و بجلی و پانی میسر ہیں۔ مکان ریلوے کراسنگ والی سڑک پر واقع ہے۔

برائے رابطہ ملتان 510963 ربوہ 213064 ☎

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملکی خبریں

قومی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ: 19 اگست- گزشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 31 درجے سنٹی گریڈ زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 40 درجے سنٹی گریڈ
20-اگست- غروب آفتاب- 6-49
21-اگست- طلوع فجر- 4-06
21-اگست- طلوع آفتاب 5-35

نیوٹران بم بنانے کی صلاحیت

ایٹمی سائنسدان ڈاکٹر این ایم بٹ نے انکشاف کیا ہے کہ اللہ کے فضل و کرم سے پاکستان کے پاس انتہائی ماہر اور تربیت یافتہ ایٹمی سائنسدان ہیں جو ہر قسم اور سائز کے نیوٹران بم بنا سکتے ہیں۔ بم کی تیاری میں استعمال ہونے والا مواد ملک کے اندر ہی دستیاب ہے۔ پاکستان نے بھی نیوٹران بم بنانے کی صلاحیت حاصل کرلی ہے۔ خارجہ امور کمیٹی کے چیئرمین سینیٹر اکرام ذکی نے کہا ہے توسیع پسندانہ بھارتی عزائم جنوبی ایشیا کے لئے خطرہ ہے۔ سرد جنگ کے خاتمہ کے بعد تمام ممالک نے دفاعی اخراجات کم کردیئے مگر بھارت ہر سال ان میں اضافہ کرتا ہے۔ اس وقت اس کا دفاعی بجٹ پاکستان کے پورے بجٹ سے زیادہ ہے۔

سردار ذوالفقار کھوسہ نے حلف اٹھالیا

ڈیرہ غازی خان سے تعلق رکھنے والے سردار ذوالفقار کھوسہ نے گورنر پنجاب کی حیثیت سے حلف اٹھالیا۔ لاہور ہائی کورٹ کے چیف جسٹس راشد عزیز نے ان سے حلف لیا۔

لغاری کی کوئی حیثیت نہیں

گورنر پنجاب سردار ذوالفقار علی خان کھوسہ نے کہا ہے کہ قانون کے دائرے میں احتجاج ہر جماعت کا حق ہے مگر اپوزیشن عوام کو مسلسل گمراہ کر رہی ہے۔ فاروق لغاری نہ میرے لئے اہم ہیں اور نہ میری پارٹی انہیں کوئی اہمیت دیتی ہے۔ وہ کچھ توقعات کے ساتھ سیاست میں آئے تھے مگر انہیں پذیرائی نہیں ملی۔

سرحد اور بلوچستان میں بھی حلف برداری

سرحد کے گورنر کے طور پر میاں گل اورنگ زیب نے اور بلوچستان کے گورنر کے طور پر سینیٹر فضل آغا نے حلف اٹھالیا۔ دونوں صوبوں کی ہائی کورٹوں کے چیف جسٹس صاحبان نے ان سے حلف لیا۔

شجاعت گروپ کا بائیکاٹ

وزیر داخلہ چوہدری شجاعت حسین کے گروپ نے گورنر پنجاب کی تقریب حلف برداری کا بائیکاٹ کیا۔ سپیکر پنجاب اسمبلی پرویز الٰہی اچانک گجرات چلے گئے۔ ذرائع نے دعویٰ کیا ہے کہ چوہدری شجاعت اپنے چچا کو گورنر بنوانا چاہتے تھے۔ دو صوبائی وزراء بن یامین رضوی اور عمران مسعود بھی تقریب میں شامل نہیں ہوئے۔

انتظامی ناکامیوں کا اعتراف

عوامی اتحاد کے طاہر القادری نے کہا ہے کہ گورنروں کی تبدیلی سے نواز شریف نے انتظامی ناکامیوں کا اعتراف کرلیا ہے۔

وزیراعظم کا عدم اطمینان

وزیراعظم محمد نواز شریف نے وفاقی کابینہ کے اجلاس میں ٹیکسوں کی وصولی پر عدم اطمینان کا اظہار کیا ہے۔ کابینہ نے لیبر پالیسی پھر ایک بار موخر کردی لیبر پالیسی پر مزید غور کیلئے کمیٹی بنادی گئی۔ وزیراعظم نے کہا کہ گریڈ 17- کا افسر 9 ہزار ٹیکس دیتا ہے۔ لاکھوں کمانے والے تاجر صرف 2 ہزار دیتے ہیں۔

نواز شریف اور واجپائی کو کلنٹن کے خطوط

امریکہ کے صدر کلنٹن نے پاکستان کے وزیراعظم اور بھارت کے وزیراعظم اٹل بہاری واجپائی کو خطوط میں مذاکرات کرنے کے لئے کہا ہے۔ دونوں وزرائے اعظم صبروتحمل اور برداشت سے کام لیتے ہوئے لاہور مذاکرات دوبارہ شروع کریں۔ ایٹمی ہتھیاروں کی موجودگی سے دونوں ممالک کی سلامتی کو تحفظ نہیں ملا بلکہ اسلحہ کی دوڑ میں اضافہ ہوگیا ہے جو کسی کے بھی مفاد میں نہیں۔ دون ایٹمی معاملات اور جنگ سے باز رہیں۔ حالات خراب نہ ہونے دیں۔

بجلی کے نرخوں میں 15-فیصد اضافہ

حکومت نے بجلی کے نرخوں میں غیر اعلانیہ طور پر پندرہ فیصد اضافہ کردیا ہے۔ جولائی کے بلوں میں پندرہ فیصد سیلز ٹیکس بھی لگادیا گیا ہے۔

24-اگست کو پہیہ جام کا اعلان

ٹرانسپورٹروں نے 24-اگست کو پنجاب سرحد اور آزاد کشمیر میں پہیہ جام کا اعلان کردیا ہے کرائے بڑھانے 'ڈاکے' جرمانے اور رشوت روکنے' اور اڈہ فیس کی زائد وصولی بند کرنے کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ منی بسیں 10- ستمبر کو ہڑتال کریں گی۔

منظور وٹو کا شاندار استقبال

جناح مسلم لیگ کے صدر اور پنجاب کے سابق وزیراعلیٰ منظور احمد وٹو کا اسلام آباد سے رہائی کے بعد لاہور ائیرپورٹ پہنچنے پر شاندار استقبال کیا گیا۔ انہوں نے عوام سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ سو بار بھی جیل بھجوائیں حکمرانوں کے اثاثوں کا حساب مانگتا رہوں گا۔ انہیں جنرل ضیاء اور جیلانی نے حکمران بنایا ہے۔ عوام نے نہیں۔

سندھ اسمبلی توڑنے کا فیصلہ؟

باوثوق ذرائع نے دعویٰ کیا ہے کہ وفاقی حکومت نے سندھ اسمبلی توڑنے کا فیصلہ کرلیا ہے۔ اعلان کسی بھی وقت ہوسکتا ہے۔

دو ماہ میں تیسرا منی بجٹ

پاکستان پیپلز پارٹی کی چیئرپرسن محترمہ بینظیر بھٹو نے کہا ہے کہ حکمران شرم کریں دو ماہ میں تیسرا منی بجٹ آگیا ہے۔ اپنی تجوریاں بھرنے کیلئے آئی ایم ایف کی ہر شرط مانی جارہی ہے غریب عوام سے روٹی دور ہوگئی۔ ضیاء الحق کی برسی میں شریک ہوکر نواز شریف نے ثابت کردیا ہے کہ وہ ابھی تک مارشل لاء کے کیچڑ سے نہیں نکلے۔ انہوں نے کہا کہ مارشل لاء کے مداری کا تماشہ ختم ہونے والا ہے۔

عنزہ تھری میزائل کی تیاریاں

پاکستان نے عنزہ تھری میزائل چلانے کی تمام تیاریاں مکمل کرلی ہیں۔ متعلقہ اداروں کو گرین سگنل دے دیا ہے۔ تجربہ اس ماہ کے آخر میں ہوگا۔ بھارتی طیارے انہیں میزائیلوں سے تباہ کئے گئے۔ عنزہ ون کی رینج چار کلومیٹر' عنزہ ٹو کی رینج 5 کلومیٹر اور عنزہ تھری کی رینج 6 کلومیٹر ہوگی اور یہ کندھے پر رکھ کر بھی چلائے جاسکیں گے۔

کراچی میں پولیس مقابلہ

کراچی میں پولیس مقابلہ میں برقع پوش لیڈی کانسٹیبل نے متحدہ کا دہشت گرد مار ڈالا۔

پیپلز پارٹی آزاد کشمیر کی تنظیم نو

پیپلز پارٹی کی چیئرپرسن بینظیر بھٹو نے آزاد کشمیر میں پارٹی کی تنظیم نو کا کام پارٹی کے رہنما جہانگیر بدر کو سونپ دیا ہے۔

ادویات کی قیمت میں 15-فیصد اضافہ

حکومت نے گیس اور پیٹرولیم کی مصنوعات کی قیمتوں میں اضافے کے بعد دواؤں کی قیمتوں میں بھی 15- فیصد اضافے کا نوٹیفیکیشن جاری کردیا ہے۔

اپوزیشن کا کردار ادا نہیں کر رہا

سابق گورنر پنجاب میاں محمد اظہر نے کہا ہے کہ میں مسلم لیگ میں اپوزیشن کا کردار ادا نہیں کر رہا۔ ہمیشہ کارکنوں کی بات کرتا ہوں۔ عہدوں پر یقین نہیں رکھتا۔

انتقام کے لئے دباؤ

امریکی جریدے ٹائم نے لکھا ہے کہ پاکستان کے طیارے کی تباہی کے بعد اس کا انتقام لئے جانے کا مطالبہ بڑھ رہا ہے۔ پاک بحریہ کے ایک افسر نے کہا کہ 16- کے بدلے میں تین سو بھارتی ماریں گے۔ حکومت کا ردعمل ہیجڑوں جیسا ہے۔

ورلڈ کپ پورے سکواڈ کی طلبی

میچ فکسنگ کے معاملے کی تحقیقات کرنے والے عدالت عالیہ لاہور کے جج مسٹر جسٹس عبدالقیوم نے ورلڈ کپ کھیلنے کے لئے جانے والے تمام سکواڈ کو طلب کرلیا ہے۔ بی بی سی نے بتایا ہے کہ ٹربیونل اب ورلڈ کپ میں شکست کی بھی تحقیقات کرے گا۔ پاکستان کرکٹ کے سربراہ مجیب الرحمان نے کہا ہے کہ عدالتی کمیشن کھلاڑیوں کا فیصلہ کرے تاکہ نئی ٹیم بنائی جاسکے۔

خط و کتابت کرتے وقت
چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

مطالعہ کتب برائے خدام

○ خدام کے مطالعہ کے لئے ماہ اگست 99ء میں حضرت مسیح موعود کی کتاب "شہادۃ القرآن" مقرر کی گئی ہے۔ خدام کثرت سے اس کتاب کا مطالعہ کریں۔ قائدین سے نگرانی کی درخواست ہے۔

(مہتمم تعلیم)

بھائی بھائی گولڈ سمتھ
اقصیٰ روڈ چیمہ مارکیٹ ربوہ
(گلی کے اندر ہے) ☎ 211158

احمد ڈینٹل کلینک
دانتوں کا معائنہ مفت
ڈینٹسٹ رانا مدثر احمد
3:30 تا 7:30 شام
طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
شریف جیولرز
اقصیٰ روڈ ربوہ
فون دکان 212515' رہائش 212300

خوشخبری
وول-کاٹن-سلک-لیڈیز اینڈ جینٹس ورائٹی- ہمارے شوروم پر پردہ کلاتھ کی سیل لگ چکی ہے- پردوں کی سلائی بالکل مفت نیز اولمپیا کارپٹ- سینٹر پیس اور قالین بھی دستیاب ہیں-
ناصر نایاب کلاتھ ہاؤس
ریلوے روڈ گلی نمبر 1- ربوہ فون 434